خطباتِ
ڈاکٹر ذاکر نائیک پارٹ 2

دین دلیل کے ساتھ

ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک

دین دلیل کے ساتھ

خطباتِ ڈاکٹر ذاکر نائیک پارٹ 2

ڈاکٹر ذاکر نائیک

drzakirnaik@bookcorner.com.pk

مترجمین:

ام شاہد۔ انجم سلطان شہباز

ناشران:

بک کارنر شوروم

بالمقابل اقبال لائبریری، بک سٹریٹ جہلم

نام کتاب	:	دین دلیل کے ساتھ (خطباتِ ڈاکٹر ذاکر نائیک پارٹ 2)
مصنف	:	ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک
اہتمام	:	گگن شاہد
ترتیب وتدوین	:	امر شاہد
مترجمین	:	انجم سلطان شہباز/ امر شاہد
پروف ریڈنگ	:	حافظ ناصر محمود
کمپوزنگ وسرورق	:	زیر اہتمام بک کارنر شوروم جہلم
قیمت	:	-/300 روپے
قیمت (ڈیلکس، آرٹ پیپر)	:	-/750 روپے

اِستدعا: اللہ ربّ العزت کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت، تصحیح اور جلد بندی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشر ہونے کے ناطے اگر سہواً غلطی رہ گئی ہو یا صفحات درست نہ ہوں تو براہ کرم مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی کی جا سکے۔ جزاك الله خيراً كثيراً۔

ناشران:

بک کارنر شوروم

بالمقابل اقبال لائبریری، بک سٹریٹ، جہلم
فون نمبر: 0544-614977 موبائل: 0321-5440882

جناب

ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک

کے قائم کردہ اِدارے (IRF)

''اِسلامک رِیسرچ فاؤنڈیشن''

کے نام

جس نے پوری دُنیا کے قابل اذہان، علماء اور سکالرز کو دُنیا بھر سے اکٹھا کر کے غیر مسلموں میں اِسلام کے متعلق غلط فہمیوں کو دُور کرنے کی ٹھانی ہے!

amarshahid@gmail.com

IRF کی خدمات اور اُن کے وسیع نیٹ ورک کو دُنیا کے کسی کونے میں بیٹھے دیکھنے کیلئے اِن کی آفیشل ویب سائٹ وِزٹ کیجئے!

www.irf.net

ترتیبِ خطبات

طریقت کے تمام سلاسل اپنے اپنے انداز میں بالکل صحیح ہیں،
لیکن ملتِ اسلامیہ کی فلاح اسی میں ہے کہ وہ ایک عظیم وحدت بن کر اُبھرے،
مسلک اسلام سے ہے اسلام نہیں۔
اِسلام **اِسلام** ہے!!

فہرستِ مضامین

......عرضِ ناشر......

اَصل میں دہشت گرد کون؟

آج پوری دُنیا میں دہشت گردی کے موضوع کو ٹی وی چینلز، اخبارات اور رسائل میں نمایاں جگہ دی جا رہی ہے۔ اور دہشت گردی کو یوں اسلام کے ساتھ منسلک کیا جا رہا ہے کہ جیسے یہ اسلامی تعلیمات کا جزاوّلین ہو۔ بغیر سوچے سمجھے بغیر کسی معقول دلیل کے احمقانہ طریقے سے ہر حادثے، ہر واقعے میں مسلمانوں کو ملوث کرنا اور اس کے تار کسی نہ کسی طرح دہشت گردی سے ملا دینا یہودی، عیسائی اور ہندو بازی گروں کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

گزشتہ کئی برس سے ہندوستان، ناروے، ہالینڈ اور ڈنمارک میں حضرت محمد ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے کارٹونوں کی اشاعت ہو رہی ہے اور ہٹ دھرمی کا یہ عالم ہے کہ پوری دُنیا کے مسلمانوں کے احتجاج کے باوجود مسلسل وقفے وقفے سے اس کی اشاعت بار بار کی جا رہی ہے۔ اور اَب حال ہی

میں ہالینڈ میں قرآن مخالف فلم انٹرنیٹ پر جاری کر کے اِن اسلام دُشمن عناصر نے اخلاقیات اور مذہبی رواداری کے بخیے اُدھیڑ دیئے ہیں۔ ایسے میں یورپ اور امریکہ میں برسرِاقتدار حکومتوں کو کچھ احساس نہیں ہوتا کہ یہ اشتعال انگیزیاں کس کس طرح پُرامن مسلمانوں کا جینا حرام کر رہی ہیں۔

دُنیا جانتی ہے کہ ہر عمل کا ردِّعمل ضرور ہوتا ہے اور کسی بھی برائی کی ابتدا کرنے والا ہی مجرم ہوتا ہے اور اشتعال کے عالم میں قتل تک کے مجرم کو ریلیف دیا جاتا ہے۔

آج تک کسی سچے مسلمان نے کسی مذہب کے بارے میں اشتعال انگیز لٹریچر شائع نہیں کیا۔ پھر یہ اِسلام دُشمن عناصر کیوں اس طرح دہشت گردی کر کے پُرامن مسلمانوں کو کسی بھی حادثے کا سبب بنانا چاہتے ہیں۔

دُنیا جانتی ہے کہ ہم مسلمان کسی طور پر بھی دوسرے مذاہب کی طرح اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو معاف کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

آپ آزادیٔ اظہار کی بات کرتے ہیں تو آزادی تو ذمہ داری کے ساتھ ہوتی ہے...... آزادی دِل آزاری کے ساتھ نہیں ہوتی۔

آپ کانٹے بوئیں گے تو پھولوں کی فصل کیسے حاصل کریں گے۔ آج دُنیا بھر میں کس کس طرح مسلمانوں کی تذلیل کی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کی قوتِ برداشت کو آزمایا جا رہا ہے، اس سے اسلام دُشمن عناصر آخر کس خیر کی توقع کریں گے۔

ایک عراقی مسلمان تھا، جس کا سب کچھ امریکی حملے سے جل کر راکھ ہو

گیا، بیوی، بچے، ماں، باپ، بہن، بھائی، سب جل کر کوئلہ ہو گئے، وہ اس وقت وطن سے دُور کینیڈا کی یونیورسٹی میں جرنلزم پڑھ رہا تھا۔ ایک دفعہ اُسے یونیورسٹی سٹڈی ٹور کی وجہ سے امریکہ جانے کا اتفاق ہوا، ایئرپورٹ پر ان کا استقبال کرنے والے ایک امریکی نے اُسے مخاطب کر کے کہا:

''خوش آمدید! آپ کو فخر ہونا چاہئے کہ آپ امریکہ کی سرزمین پر کھڑے ہیں''۔

وہ امریکہ کی دہشت گردیوں سے سخت نالاں تھا، اُس کے جواب میں وہ یوں گویا ہوا:

''ہاں مجھے فخر ہے کہ امریکہ کی سرزمین میرے قدموں تلے ہے''۔

بات بظاہر ایک ہی ہے لیکن دونوں جملوں میں ظالم اور مظلوم کی بے ساختہ عکاسی ہو رہی ہے۔

ہمارا شروع سے ہی یہ اِرادہ تھا کہ ہم ڈاکٹر صاحب کی ایک ایسی تصنیف شائع کریں جس میں غیر مسلموں میں پائے جانے والی ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا ہو اور خاص طور پر جن لوگوں میں ''جہاد'' اور ''دہشت گردی'' کے متعلق غلط نظریات پائے جاتے ہیں، اُن کو دُور کیا جا سکے۔

یہ کتاب ہمارے اِدارے سے شائع ہونے والی ڈاکٹر ذاکر نائیک کی مقبولِ عام کتاب ''خطبات ڈاکٹر ذاکر نائیک'' کا دوسرا حصہ ہے۔ جس میں جہاد، مسلمان اور دہشت گردی کے موضوعات کو زیرِ بحث لایا گیا ہے اور ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب نے اپنی علمی و عقلی اور تاریخی حوالوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ اس وقت سب سے بڑا دہشت گرد ''امریکہ'' ہے...... ''جارج بش'' ہے۔

اللہ کے فضل و کرم اور آپ کے تعاون سے ہم ڈاکٹر ذاکر نائیک کی مقبول عام تحریروں کو اِنگلش زبان میں انٹرنیشنل میڈیا کیلئے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ اُردو ایڈیشن کی طرح انگلش ایڈیشن بھی ہر خاص و عام میں مقبول ہوں گے۔ پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ آپ ہمارے اِس پلیٹ فارم پر کسی قسم کی کوئی کاوش منظر عام پر لانے کے خواہشمند ہوں تو ہمیں بیحد خوشی ہو گی۔

آخر میں مَیں اُن لاکھوں قارئین کا شکریہ ادا کرنا نہیں بھولوں گا جن کے دُنیا بھر سے خطوط، فون کالز اور اِی میلز ہماری حوصلہ افزائی کا سبب بن رہے ہیں۔

والسلام

شاہد حمید

drzakirnaik@bookcorner.com.pk

"یہ میں نے پانچ برس پہلے بھی آسٹریلیا میں کہا تھا جب مجھ سے امریکن کونصلیٹ نے سوال پوچھا تھا کہ دُنیا کا نمبر ون دہشت گرد کون ہے؟ تو میں نے کہا تھا...... جارج ڈبلیو بش!!!!......اس وقت یہ خبر شہ سرخیوں میں چھپی تھی...... آج بہت سے لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ نمبر ون دہشت گرد "جارج ڈبلیو بش" ہے، امریکہ میں رہنے والے بھی یہی کہہ رہے ہیں!......امریکہ میں ایک سروے کیا گیا کہ اسامہ بن لادن، صدام حسین اور جارج بش میں سے کون سب سے بڑا دہشت گرد ہے؟......تو لوگوں نے جارج بش کو ہی سب سے بڑا دہشت گرد ٹھہرایا۔ غیر مسلم بھی یہی کہتے ہیں کہ نمبر ون دہشت گرد جارج بش ہے۔ 78% فیصد لوگوں نے نمبر ون دہشت گرد جارج بش کا نام لیا۔ یہ انہیں اَب پتہ چل رہا ہے، پانچ سال کے بعد۔ میں نے تو بہت پہلے کہا تھا"۔

ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک

An Urdu Script of

Islam Insaaniyat Ke Liye Rehmat Hai Na Ke Zehmat

اِسلام انسانیت کیلئے رحمت ہے نہ کہ زحمت!

(این ٹی آر سٹیڈیم حیدر آباد۔ 20 مئی 2006ء)

''جتنا وہ اِسلام کو دبانے کی کوشش کر رہے ہیں اُتنا ہی اِسلام تیزی سے پھیل رہا ہے، اِسی لئے میں کہتا ہوں کہ اسلام انسانیت کیلئے رحمت ہے نہ کہ زحمت!''

ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک

اِسلام انسانیت کیلئے رحمت ہے نہ کہ زحمت!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

منظور شیخ:

آج کی اس بابرکت مجلس میں ''منظور شیخ'' بحیثیت آپ کے میزبان کے آپ سے مخاطب ہوں۔ ہم پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے کررہے ہیں، اسلامک انٹرنیشنل سکول جو ڈاکٹر ذاکر نائیک کے زیرِ اہتمام چلتا ہے کے ہونہار طالب علم فارق نائیک آپ کے سامنے تلاوت کریں گے۔

ڈاکٹر ذاکر کے فرزند جناب فارق نائیک!

............(تلاوت ''سورۃ الانفطار'')............

ترجمہ: ''جب آسمان پھٹ جائے اور جب ستارے جھڑ پڑیں، اور جب دریا اُبل پڑیں اور جب قبریں کریدی جائیں، ہر شخص جان لے گا اُس نے آگے کیا بھیجا؟، اور پیچھے (کیا) چھوڑا؟ اے انسان! تجھے اپنے ربّ کریم کے بارے میں کس چیز نے

دھوکا دیا جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک کیا، پھر برابر کیا، جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا، ہرگز نہیں، بلکہ تم جزا و سزا کے دِن (قیامت) کو جھلاتے ہو، اور بے شک تم پر نگہبان (مقرر) ہیں، عزت والے (اعمال) لکھنے والے جو تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں، بیشک نیک لوگ جنت میں ہوں گے، اور بیشک گنہگار جہنم میں ہوں گے، اس میں روزِ جزا اور سزا (قیامت کے دِن) ڈالے جائیں گے، اور وہ اس سے جدا ہونے والے نہ ہوں گے۔ اور تمہیں کیا خبر روزِ جزا و سزا کیا ہے؟ پھر تمہیں کیا خبر روزِ جزا و سزا کیا ہے؟ جس دِن کوئی شخص کسی شخص کا مالک نہ ہوگا (کچھ بھلا نہ کر سکے گا) اس دن حکم اللہ ہی کا ہوگا۔"

(سورۃ الانفطار، سورۃ نمبر 82)

جزاک اللہ فارق نائیک!

اب آپ کے سامنے حدیث نبوی ﷺ پیش کرنے کیلئے ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کی صاحبزادی "ذِکرہ نائیک" تشریف لا رہی ہیں۔

ذِکرہ نائیک:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

میرا نام ذکرہ نائیک ہے۔ میں آپ کے سامنے حدیثِ نبوی ﷺ مع ترجمہ پیش کروں گی۔

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا کہ جو اس حالت میں مرجائے کہ وہ اللہ کے ساتھ

دوسروں کو شریک ٹھہراتا ہو وہ آگ میں داخل کیا جائے گا۔

میں نے پوچھا جو اللہ کے سوا کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور وہ

مرجائے تو، فرمایا وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

یعنی جو اللہ کے علاوہ کسی کو معبود مان کر اس کی عبادت کرتے ہوئے

مرجائے گا جہنم میں جائے گا اور جو اللہ کی عبادت کرے گا اور اس جہان سے

رخصت ہوگا تو اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

شیخ منظور:

اب آپ کے سامنے اِسلامک سانگ پیش کرنے کیلئے ڈاکٹر ذاکر نائیک

کی بیٹی "رُشدہ نائیک" آرہی ہے۔

رُشدہ نائیک:

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ!

دستور ناالقرآن و دین الاسلام

ارکان الجلیلہ دائم الفضیلہ

وایشھادتان قائمۃ الایمانِ

و الصوم الصلوٰۃ والحج و الزکوٰۃُ

......

....

....

....

شیخ منظور:

جزاک اللہ بیٹی!

اب ہم خطبۂ استقبالیہ کیلئے شاہ حسین قادری صاحب کو زحمت دے رہے ہیں۔

شاہ حسین قادری:

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

السلام علیکم!

معزز حاضرین! آج بتاریخ 20 مئی 2006 بروز ہفتہ شہر حیدر آباد کے اس وسیع و عریض میدان میں منعقد ہونے والے اس عظیم الشان اجلاسِ عام کے مقرر ڈاکٹر ذاکر نائیک، ناظمِ جلسہ منظور شیخ اور ان کے احباب اور شہر حیدر آباد اور دُور دراز کے علاقوں سے آئی ہوئی اس جمِ غفیر کی خدمت میں سب سے پہلے ہدیۂ سلام پیش کرتے ہیں اور ان کا تہہ دل سے استقبال کرتے ہیں۔

یہ ایک لازوال حقیقت ہے کہ اسلام جو کہ ایک آفاقی اور عالمی مذہب ہے، اس کی بنیاد امن اور سلامتی، انسانیت نوازی، ہمدردی، غمگساری، خیر خواہی، سکون اور اطمینان پر ہے۔

اسلام کی پوری تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اسلام انسانیت کیلئے رحمت ہے نہ کہ زحمت۔ جو آج کے اس عظیم الشان اجلاس کا موضوع ہے۔ اس موقع پر ہم دنیا کے عظیم اسلامک سکالر اور اس اجلاس کے مقرر ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کا ایک بار پھر جوش و خروش کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔

اللہ رَبُّ العزت سے دُعا ہے کہ یہ اجلاس اپنے مقصد میں ایک کامیاب

اجلاس ثابت ہو اور اسلام کے خلاف اٹھائے جانے والے پروپیگنڈوں کا جواب بھی ثابت ہو۔

فقط والسلام!

شکریہ!!

جزاک اللہ خیر!!

شیخ منظور:

خواتین وحضرات یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ گزشتہ کئی صدیوں سے دعوت کا کام جو ہمارے لئے ایک اہم فریضہ تھا۔ ہم نے اس کی اہمیت اور افادیت کو تسلیم نہیں کیا، لہٰذا اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ دین پسند ہے اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ"۔

ترجمہ: "بے شک دین اللہ کے نزدیک اِسلام ہے"۔

(سورۃ آلِ عمران 3، آیت نمبر 19)

لہٰذا وہ ایسے ایسے لوگوں کو اس یُگ (جنگ) میں بھی آگے لاتا ہے جو اسلام اور اس کے دین کی خدمت کر سکیں۔ ایسا ہی ایک نوجوان آج سے تقریباً پندرہ برس پہلے ایم بی بی ایس کی میڈیکل تعلیم سے فارغ ہو کر ایک کامیاب ڈاکٹر بننے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ والدین اس نوجوان کی طرف پر اُمید نظروں سے دیکھتے تھے کہ ان کا ہونہار بیٹا ایک کامیاب ڈاکٹر ثابت ہوگا۔ مگر اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ شیخ احمد دیدات صاحب کے دورہ ٔ بمبئی نے اس نوجوان کی زندگی کی کایا پلٹ دی اور یہ نوجوان آج آپ کے سامنے اور کوئی نہیں ڈاکٹر ذاکر نائیک ہے۔

آپ کے ذہن میں اس قدر اللہ نے انقلاب پیدا کردیا کہ آپ نے جسمانی علاج کو چھوڑ کر روحانی علاج کو ترجیح دی۔ خدمتِ دین میں لگ گئے۔ ڈاکٹری کو خیر باد کہہ دیا اور دعوت کے میدان میں سرگرمِ عمل ہو گئے۔ نئے نئے تجربے کرتے چلے گئے کہ دعوت کے کاموں کو زیادہ سے زیادہ مؤثر طریقے سے پیش کیا جائے۔ لہٰذا آپ نے اسلام کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کے تقابلی مطالعے کو اپنایا، غیر مذاہب کی مقدس کتابوں کو پڑھا اور اس میں مہارت حاصل کی مگر یہ آپ کی انکساری ہے کہ آپ اپنے آپ کو اسلام اور تقابلِ اَدیان کا ایک طالب علم سمجھتے ہیں۔

آپ کی اس لگن نے اور جو موجودہ صورت حال ہمارے سامنے اسلام کے تعلق سے ہے اس نے آپ کو اور سرگرمِ عمل کیا۔ آپ نے اسلام کا صحیح رُخ پیش کرنے کیلئے دنیا کے مختلف ممالک کا دورہ کیا، اسلام کا صحیح رُخ پیش کرنے کی کوشش کی۔ اسی طرح ہمارے ملک ہندوستان میں بھی آپ نے کئی بڑے بڑے شہروں میں جس میں نمایاں طور پر دہلی ہے، آپ کا شہر حیدر آباد ہے، بنگلور میں خصوصاً آپ نے ایک بڑی تاریخ ساز تقریر کی تھی جو سری سری روی شنکر کے ساتھ ہوئی تھی۔ یہ مباحثہ لائیو ٹیلی کاسٹ بھی کیا گیا تھا۔

آپ نے دعوتی سرگرمیوں کو اور فروغ دینے کیلئے موجودہ ذرائع ابلاغ کا سہارا لیا۔ آپ نے ٹیکنالوجی جو آج میڈیا کی ہے، اس کو اپنایا۔ سب سے پہلے **IRF** میں تیار کی گئی تقریروں کے کیسٹ انٹرنیشنل چینلو پر ٹیلی کاسٹ ہونے لگے۔ آپ کی تقریریں تقریباً ڈیڑھ سو ممالک میں دیکھی اور سنی جانے لگیں۔ مگر اس پر آپ نے اکتفا نہیں کیا اور آپ کے دل میں ایک لگن تھی کہ قرآن وسنت کی روشنی میں صحیح

طور پر اسلام کی صورت کو پیش کرنے کیلئے ایک ایسا چینل ہو جس کیلئے آپ کوشاں رہے۔

الحمدللہ آپ کی اس لگن کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی اور آپ کے زیر نگرانی ایک ٹی وی چینل کا اجرا ہوا جس کا نام ہے **Peace Tv** اور اس کا اجرا اس تاریخ ساز دن کو ہوا، جس کا ذکر میں نے ابھی کیا تھا۔

اب میں اپنے کلمات کو سمیٹتے ہوئے ڈاکٹر ذاکر سے گزارش کروں گا کہ وہ آج آپ کے سامنے "اسلام انسانیت کیلئے رحمت ہے نہ کہ زحمت" کے عنوان پر آپ سے خطاب فرمائیں۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک بعنوان "اسلام انسانیت کیلئے رحمت ہے نہ کہ زحمت!"۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک کا خطاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن. اما بعد!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

"وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَھَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا○"

(سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت نمبر 81)

"رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ ○ یَفْقَھُوْ قَوْلِیْ ○"

(سورۃ طٰہٰ 20، آیت نمبر 25 تا 28)

میرے محترم بزرگو!

میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

میں آپ سب کا اسلامی طریقے سے خیر مقدم کرتا ہوں، السلامُ علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ !!

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی سلامتی، رحمت اور برکت آپ سب پر ہو!

مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ تقریباً چھ سال بعد میں پھر سے ایک بار حیدر آباد تقریر کے دورے کے سلسلے میں آیا ہوں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں تقریر اکثر انگریزی میں کرتا رہا ہوں، چند مواقع پہ جب آرگنائزرز اصرار کرتے رہے میں کوشش کرتا ہوں میں کمزور اُردو یا ہندی میں کچھ تقریر کروں۔ چونکہ میری تعلیم صرف انگریزی زبان میں ہوئی ہے، اس لئے ظاہر ہے کہ اس اُردو تقریر میں مَیں کافی غلطیاں کروں گا۔ اس لئے تقریر کے شروع میں ہی میں آپ سب سے ان غلطیوں کیلئے معذرت چاہتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ آپ ان غلطیوں کو نظر انداز کر کے تقریر کے پیغام پر توجہ دیں گے۔

آج کی تقریر کا عنوان ہے۔

''اسلام انسانیت کیلئے رحمت ہے نہ کہ زحمت''

اسلام لفظ ''سلم'' یا ''سلام'' سے آتا ہے۔ جس کے معنی ہیں سلامتی اور امن۔ اسلام آتا ہے لفظ ''سِلم'' سے بھی جس کا مطلب ہے اپنی رضا، اللہ کے حوالے کرنا۔ مختصراً اسلام کے معنی ہیں:

''سلامتی یا امن حاصل کرنا، اپنی رضا، اللہ کے حوالے کرنے کے بعد''

اسلام ایک ایسا مذہب ہے، جو انسان کی دونوں ضروریات پوری کرتا ہے، جسمانی بھی اور رُوحانی بھی۔

اسلام کی سب سے اہم کتاب قرآن مجید ہے۔ یہ قرآنِ مجید، اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو کہ آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی تھی۔

اس قرآنِ عظیم میں انسانیت کے مسائل کا حل ہے۔ یہ سارے عالم میں سب سے بہترین کتاب ہے۔

☆ یہ انسانیت کیلئے ایک پیغام ہے۔

☆ رحمت اور حکمت کا سرچشمہ ہے۔

☆ غافلوں کیلئے تنبیہ ہے۔

☆ بھٹکے ہوئے لوگوں کیلئے رہبر ہے۔

☆ شک کرنے والوں کیلئے اطمینان ہے۔

☆ پریشانی میں مبتلا ہوئے لوگوں کیلئے رحمت ہے۔

☆ مایوس کیلئے اُمید ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ''قرآن مجید'' ساری انسانیت کے مسائل کا حل ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید کی سورۃ رعد 13، آیت نمبر 38 میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اور ہر دَور میں ہم نے ایک کتاب نازل کی''۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے کئی کتابیں نازل کیں۔ لیکن قرآن مجید اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

جتنی بھی کتابیں، جتنی بھی وحی جو قرآن مجید سے پہلے آئیں، وہ صرف ایک قوم کیلئے تھیں اور اس کا سارا پیغام مکمل طور پہ صرف ایک محدود وقت کیلئے تھا لیکن چونکہ قرآن مجید اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی آخری کتاب ہے، آخری وحی ہے، اس لئے وہ صرف مسلمانوں یا صرف عربوں کیلئے نازل نہیں کی گئی تھی، بلکہ قرآن مجید ساری انسانیت کیلئے ہے اور اللہ تعالیٰ سورۃ ابراہیم 14، آیت نمبر 1 میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ''ہم نے یہ کتاب نازل کی محمد (ﷺ) پر تاکہ وہ انسانیت کو اندھیرے سے روشنی میں لے آئے''۔

اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتے کہ ہم نے کتاب حضرت محمد ﷺ پہ نازل کی

تاکہ وہ مسلمانوں یا صرف عربوں کو اندھیرے سے روشنی میں لے آئے۔

بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: ''ہم نے یہ کتاب نازل کی محمد (ﷺ) پر تاکہ وہ ساری انسانیت کو اندھیرے سے روشنی میں لے آئے''۔

اللہ تعالیٰ سورہ ابرہیم 14 آیت 52 میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ''یہ ایک پیغام ہے ساری انسانیت کیلئے اور خبردار کررہا ہے کہ اللہ ایک ہے اور سمجھداروں کیلئے یہ ہدایت ہے''۔

اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ 2، آیت 185 میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا تھا، یہ فرقان ہے اور ساری انسانیت کیلئے ایک ہدایت ہے''۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الزمر 39 آیت 41 میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ''ہم نے قرآن مجید نازل کیا محمد (ﷺ) پر تاکہ وہ ساری انسانیت کو ہدایت دیں''۔

صرف مسلمان یا صرف عربوں کو نہیں بلکہ ساری انسانیت کو۔ یہ قرآن مجید اِنسانیت کے سارے مسائل کا حل ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ فاطر 35 آیت 24 میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ''نہیں ہے کوئی قوم جس میں ہم نے خبردار کرنے والا نہیں بھیجا''۔

اللہ تعالیٰ سورہ الرعد 13 آیت 7 میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اور ہر قوم میں ہم نے ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خبردار

کرنے والا بھیجا''۔

مشکوٰۃ المصابیح جلد 3 حدیث 5737 میں ہے کہ حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں:

''اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس زمین پر ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے''۔

لیکن جتنے بھی پیغمبر حضرت محمد ﷺ سے پہلے آئے وہ صرف اپنی قوم کیلئے تھے اوران کا سارا پیغام ایک محدود وقت کیلئے تھا۔

لیکن چونکہ حضرت محمد ﷺ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں، وہ صرف مسلمان یا صرف عربوں کیلئے نہیں بھیجے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ سورہ انبیاء 21 آیت 107 میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔''

کہ ہم نے حضرت محمد ﷺ کو سارے عالمین اور ساری انسانیت کیلئے رحمت بنا کے بھیجا۔

اللہ تعالیٰ سورۃ سبا 34 آیت 28 میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ''ہم نے محمد (ﷺ) کو ایک عالمی پیغمبر بنا کے بھیجا تا کہ وہ لوگوں کو سیدھی راہ دکھا سکے اور برائی سے روکے''۔

چونکہ حضرت محمد ﷺ آخری پیغمبر تھے اس لئے وہ صرف عربوں یا مسلمانوں کیلئے ہی نہیں بھیجے گئے تھے بلکہ ساری انسانیت کیلئے بھیجے گئے۔

آج جب ہم انٹرنیشنل میڈیا دیکھتے ہیں۔ انٹرنیشنل میڈیا پر پڑھتے ہیں۔

ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آج کا انٹرنیشنل میڈیا......

چاہے وہ انٹرنیشنل نیوز پیپر ہوں۔

چاہے انٹرنیشنل میگزین ہوں۔

انٹرنیشنل ریڈیو براڈ کاسٹنگ سٹیشن ہوں۔

یا انٹرنیشنل ٹیلی ویژن سیٹلائٹ چینلز ہوں۔

اس پہ ہم دیکھتے ہیں کہ کہا جا رہا ہے کہ

''اسلام انسانیت کیلئے زحمت ہے''

انٹرنیشنل میڈیا یہ کہہ رہا ہے کہ اسلام انسانیت کیلئے مسئلہ ہے۔

یہ انٹرنیشنل میڈیا اس پیغام کو پھیلا رہا ہے کہ

۱۔ اسلام انسانیت کیلئے زحمت ہے۔

۲۔ اسلام انسانیت کیلئے مسئلہ ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ میڈیا میں بڑا پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔

ایک آرٹیکل جو 16 اپریل 1979ء میں ٹائم میگزین میں چھپا تھا۔

اس میں لکھا تھا:

''ایک سو پچاس (150) سال میں یعنی 1800ء سے 1950ء کے درمیانی عرصے میں اسلام کے خلاف ساٹھ ہزار سے زائد کتب لکھی گئیں۔''

ساٹھ ہزار سے زیادہ کتابیں لکھی گئی ہیں تو اس کا مطلب ہوا کہ روزانہ اسلام کے خلاف ایک سے زائد کتابیں لکھی گئیں۔ اس کے بعد یہ تعداد اور بھی بڑھتی

جارہی ہے۔

خصوصاً گیارہ ستمبر 2001 کے بعد یہ تعداد کئی گنا بڑھ گئی ہے۔

ہر روز اسلام اور حضرت محمد ﷺ کے خلاف کئی کتابیں لکھی جارہی ہیں۔ میڈیا اسلام کو بدنام کرنے کیلئے کئی حربے استعمال کرتا ہے۔ اکثر یہ میڈیا معاشرے میں سے ''کالی بھیڑ'' کو سامنے لاکر اُسے مثالی مسلمان کے طور پر پیش کرتا ہے۔

اسلام کو بدنام کرنے کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ جو لوگ نام کے مسلمان ہیں اپنی زندگی میں اسلام پر عمل نہیں کرتے، میڈیا ان لوگوں کو ہائی لائٹ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ عام مسلمان ہیں۔ اکثر مسلمان اسی طرح کے ہوتے ہیں۔

ہر مذہب میں اس طرح کے بہت سے لوگ ہوتے ہیں اور اسلام میں بھی کچھ لوگ ہیں جو اپنے مذہب پر عمل نہیں کرتے۔ میڈیا ان لوگوں کو ٹارگٹ کرتا ہے اور میڈیا میں انہیں ہائی لائٹ کیا جاتا ہے کہ:

''اکثر مسلمان ایسے ہوتے ہیں''۔

اگر ایک نئی گاڑی مارکیٹ میں لانچ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پہ مرسیڈیز 500XEL یعنی ایک نئے ماڈل کی مرسیڈیز لانچ ہوتی ہے اور آپ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ گاڑی کتنی اچھی ہے اور اس گاڑی کے اسٹیئرنگ وہیل کے پیچھے ایک ایسے شخص کو بٹھاتے ہیں جو گاڑی چلانا جانتا ہی نہیں۔ ڈرائیونگ جانتا ہی نہیں۔ وہ شخص گاڑی کو چلاتے ہوئے گاڑی کا ایکسیڈنٹ کر دیتا ہے۔ گاڑی کو کسی چیز سے ٹکرا دیتا ہے۔

میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کس کو ذمہ دار ٹھہرائیں گے؟

کس کو قصوروار ٹھہرائیں گے؟

مرسیڈیز گاڑی کو یا ڈرائیور کو؟

آپ ڈرائیور کو ذمہ دار اور قصوروار ٹھہرائیں گے۔

اگر آپ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ گاڑی کتنی اچھی ہے تو آپ کو اس گاڑی کی خصوصیات کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہئیں اور تحقیق کرنی چاہیے۔

گاڑی کی پک اَپ کیا ہے؟

اس کے گیئر کتنے ہیں؟

اس کی سپیڈ کتنی ہے؟

اس کے سیفٹی میکرز کیا ہیں؟

اسی طریقے سے اگر آپ کو اسلام کے بارے میں جاننا ہے تو آپ مسلمانوں کو مت دیکھئے۔ آپ اسلامی کتب کی تحقیق کیجئے!

اسلام کی بنیادی کتاب قرآن مجید ہے۔

اسلام کی دوسری بنیادی کتاب ہے حضرت محمد ﷺ کی صحیح احادیثِ مبارکہ!

اگر آپ اسلام کو جاننا چاہتے ہیں تو

۱۔ قرآن مجید کو پڑھیے۔

۲۔ صحیح حدیث کو پڑھیے۔

اس مطالعہ کے بعد آپ کو علم ہوگا کہ اسلام کس طرح کا مذہب ہے۔

اگر آپ گاڑی کی ٹیسٹ ڈرائیونگ کرنا چاہتے ہیں تو ایک ماہر تجربہ کار ڈرائیور کو اسٹیئرنگ پر بٹھایئے جو ڈرائیونگ جانتا ہے۔

اگر آپ ایک اچھے مسلمان کو دیکھنا چاہتے ہیں تو سب سے بہترین مثال حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔

یہ اسلام کو بدنام کرنے کا میڈیا کا ایک طریقہ ہے۔

دوسرا طریقہ جو میڈیا استعمال کرتا ہے وہ قرآن مجید کی کئی آیات کا حوالہ دیتا ہے اور اسے بغیر سیاق وسباق کے نقل کرتا ہے۔ یعنی اس کا پس منظر نظر انداز کر کے حوالہ دیا جاتا ہے۔ پس منظر کے خلاف نقل کرتا ہے۔

قرآن مجید کی آیات کا حوالہ دیا جاتا ہے لیکن یہ پس منظر کے خلاف ہے اور سب سے عام آیت جسے اسلام کو بدنام کرنے کیلئے میڈیا بطورِ حوالہ پیش کرتا ہے وہ ہے کہ قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے:

''کافر کو جہاں بھی پاؤ اسے قتل کردو''۔

اور اکثر اسلام کے خلاف کتابیں لکھنے والے، اسلام پر تنقید کرنے والے اسی آیت کا حوالہ دیتے ہیں۔

اور...... اس ملک ہندوستان میں اسلام کے خلاف لکھنے والا جو ایک شخص ہے اس کا نام ''ارون اشوری'' ہے، آپ نے اس کے بارے میں سنا ہوگا، وہ بھی اپنی کتاب "World Of Fatwas" میں لکھتا ہے اور سورۃ توبہ 9 کی آیت 5 کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے کہ

''جہاں بھی آپ کافروں (غیر مسلم، ہندو) کو پاؤ آپ ان کا قتل کرو''۔

بریکٹ یعنی قوسین میں لکھے الفاظ پر غور کریں!

لیکن جب ہم قرآن مجید کھولتے ہیں اور مذکورہ آیت پڑھتے ہیں تو بے

شک اس میں لکھا ہے کہ جہاں بھی آپ مشرکوں کو پاؤ ان کا قتل کرو۔

لیکن یہ بغیر سیاق و سباق کے اور متن کے خلاف ہے۔ پس منظر کے خلاف ہے۔ پس منظر جاننے کیلئے ہمیں سورۃ توبہ 9 کو آیت نمبر 1 سے پڑھنا چاہیے۔

آیت نمبر ایک، دو، تین، چار، پانچ میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ

ترجمہ: ''اللہ اور اس کے رسول (کی طرف) سے قطع تعلق ہے ان مشرکوں سے جنہوں نے تم سے عہد کیا ہوا تھا۔ پس (مشرکو) زمین میں چار مہینے چل پھر لو، اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں، اور یہ کہ اللہ کافروں کو رُسوا کرنے والا ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول (کی طرف) سے حجِ اکبر کے دِن لوگوں کیلئے اعلان ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا مشرکوں سے قطع تعلق ہے، پس اگر تم توبہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو جان لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں، اور آگاہ کر دو اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا عذابِ دردناک سے۔ سوائے اُن مشرک لوگوں کے جن سے تم نے عہد کیا تھا، پھر اُنہوں نے تم سے (عہد میں) کچھ بھی کمی نہ کی اور نہ اُنہوں نے تمہارے خلاف کسی کی مدد کی، تو ان سے ان کا عہد ان کی (مقررہ) مدت تک پورا کرو، بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔ پھر جب حُرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو جہاں تم اُنہیں پاؤ، اور اُنہیں پکڑو، اور اُنہیں گھیر لو،

اور ان کیلئے ہر گھات میں بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کر لیں، اور نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ ادا کریں، تو اُن کا راستہ چھوڑ دو، بیشک اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

(سورۃ توبہ 9، آیت 1 تا 5)

یہ ایک صلح تھی۔۔۔ امن تھا۔۔۔ سمجھوتہ تھا۔۔۔ مسلمان اور مشرکین مکہ کے درمیان اور اس صلح کو مشرکینِ مکہ نے توڑ دیا۔

اللہ تعالیٰ سورۃ توبہ کی آیت نمبر 5 میں مشرکین مکہ سے فرماتے ہیں کہ اگر آپ چار مہینوں میں اپنے آپ کو نہیں سدھاریں گے تو اعلانِ جنگ!!...... کیونکہ ان مشرکین نے صلح کو توڑ دیا تھا اور اس کے بعد جب جنگ ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ سورہ توبہ کی اس آیت میں جنگ کے میدان میں فرماتے ہیں کہ جہاں بھی آپ مشرک کو پاؤ ان کا قتل کرو۔

یہ "جنگ کے میدان" میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے کہہ رہے ہیں۔

یہ عام بات ہے کہ کوئی بھی سپہ سالار اپنے سپاہی کی ہمت افزائی کیلئے یہ نہیں کہے گا کہ آپ ڈر جاؤ، آپ بھاگ جاؤ!۔ جب بھی آپ دُشمن کو دیکھیں تو ڈر کے بھاگ جاؤ۔

کوئی بھی سپہ سالار اپنے سپاہیوں کی ہمت افزائی کیلئے یہی کہے گا کہ جب بھی آپ دُشمن کو جنگ کے میدان میں دیکھیں تو ڈریئے مت!!۔۔۔ ان سے لڑو۔ ان کا قتل کرو۔

اسی پس منظر میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مسلمانوں سے کہتے ہیں، جب بھی دُشمن ، جب بھی کافر میدان جنگ میں آتے ہیں آپ سے لڑنے کیلئے تو آپ

ڈریئے مت۔۔۔!۔۔۔آپ اِن کا قتل کیجئے!

تو یہ جنگ کے میدان میں ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ جب دشمن میدانِ جنگ میں آپ کے سامنے آئے تو ان کا قتل کیجئے۔

مثال کے طور پر اگر امریکہ اور ویت نام آپس میں لڑ رہے ہیں اور امریکی آرمی جنرل یا صدر میدان جنگ میں موجود اپنے سپاہیوں سے کہتا ہے کہ جہاں بھی ویت نامیوں کو پاؤ انہیں قتل کرو۔ اگر میں یہ آج کی تاریخ میں کہوں گا کہ امریکی صدر آج کہتا ہے کہ "جہاں بھی ویت نامیوں کو پاؤ قتل کردو"، میں انہیں قصائی سمجھوں گا۔ یہ Context میں اور جنگ کے میدان میں ہے۔ میں ارون اشوری سے پوچھتا ہوں کہ کیا کبھی ایک بھی مسلمان نے ارون اشوری کو قتل کرنے کی کوشش کی؟

کبھی پڑھا آپ نے؟

اگر یہ سچ ہوتا تو کیا ارون اشوری ہندوستان میں زندہ بچ جاتا؟

اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآنِ مجید میں کہیں نہیں لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہیں بھی نہیں کہتے کہ کافر کو جہاں بھی پاؤ قتل کردو۔ یہ صرف جنگ کے میدان میں جب وہ آپ سے لڑنے آرہے ہیں تو آپ ڈریئے مت اور ان کا مقابلہ کریں۔

اور ارون شوری اپنی کتاب میں سورہ توبہ 9 آیت 5 سے سیدھا آیت نمبر 7 پر پہنچ جاتا ہے۔ اس سے کوئی بھی عام آدمی سمجھ جائے گا کہ آیت نمبر 6 میں اس بیماری کا حل ہے۔ اس میں ارون شوری کی بات کا جواب ہے اور اس کی بیماری کا حل ہے۔ آیت نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ترجمہ: "اگر دشمن، اگر مشرک آپ سے صلح چاہتے ہیں، امن چاہتے

ہیں تو صرف انہیں چھوڑ مت دیجئے بلکہ انہیں حفاظت کے ساتھ ایک محفوظ جگہ لے جا کر چھوڑیئے''۔

کیا آج کی تاریخ میں سب سے رحمدل سپہ سالار اپنے سپاہیوں سے یہ کہے گا کہ اگر دشمن امن چاہتا ہے تو اسے چھوڑ دو؟؟؟

لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف انہیں چھوڑ دیجئے بلکہ بحفاظت انہیں ایک محفوظ مقام پر پہنچایئے۔

اور جتنی آیات بھی آپ قرآن مجید میں دیکھیں گے جہاں لکھا ہے کہ جنگ کے میدان میں کافروں کا قتل کرو اس کے فوراً بعد لکھا ہے کہ امن اور صلح بہتر ہے۔

میڈیا کا یہ اسلام کو بدنام کرنے کا دوسرا طریقہ اور حربہ ہے۔

تیسرے طریقے سے میڈیا اسلام کے بارے میں ایسی چیزیں بیان کرتا ہے جو اسلام میں موجود ہی نہیں۔

These things are against to Islam.

اور کبھی کبھی میڈیا یہ کہتا ہے کہ

''اسلام انسانیت کیلئے زحمت ہے''۔

اور کئی بار میڈیا اسلامی تعلیمات کو ایسے طریقے سے پیش کرتا ہے کہ وہ تعلیمات جو اسلام میں موجود تو ہیں لیکن میڈیا ان کو اس انداز سے پیش کرتا ہے جیسے یہ انسانیت کیلئے ایک مسئلہ اور انسانیت کیلئے ایک زحمت ہے۔

اور اگر ہم ان تعلیمات کو سمجھیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ یہ تعلیمات تو رحمت ہیں نہ کہ زحمت!......اور یہ تعلیمات مسئلہ نہیں بلکہ انسانیت کے مسائل کا حل ہیں۔

میڈیا کہتا ہے:

Muslims are Fundamentalists.

کہ مسلمان بنیاد پرست ہیں۔

اب یہاں دیکھیں بنیاد پرست کا معنیٰ کیا ہے؟

بنیاد پرست وہ شخص ہے جو بنیادی باتوں پر عمل کرتا ہے۔

اور کسی بھی شعبے میں مہارت کیلئے خواہ وہ ریاضی ہو، سائنس یا کوئی دیگر جب تک اس کی بنیادی باتوں میں مہارت حاصل نہ کی جائے وہ اچھا ماہر نہیں بن سکتا۔

ہم ہر بنیاد پرست کو ایک میزان میں نہیں رکھ سکتے۔

We can't paint all the fundamentalists with the same brush.

ہمیں اس کی بنیاد پرستی کے میدان یا شعبے کی تحقیق کرنی چاہیے۔

بنیاد پرست چور، معاشرے کیلئے زہرِ قاتل اور بنیاد پرست ڈاکٹر معاشرے کیلئے مسیحا کا درجہ رکھتا ہے جو معاشرے کے ہزاروں افراد کی جان بچاتا ہے اسلئے وہ اچھا انسان اور اچھا بنیاد پرست ہے۔

اس لئے کسی بھی بنیاد پرست پر کوئی لیبل چپکانے سے پہلے، لقب دینے سے پہلے ہمیں تحقیق کرنا چاہیے کہ وہ کس میدان میں بنیاد پرست ہے۔

میں ایک بنیاد پرست مسلمان ہوں اور مجھے فخر ہے کہ میں ایک بنیاد پرست مسلمان ہوں۔

I am a fundamentalist Muslim and I am proud of being a fundamentalist Muslim.

میں ایک بنیاد پرست مسلمان ہوں اور مجھے فخر ہے کہ میں ایک بنیاد پرست مسلمان ہوں اور اسلام کی بنیادی تعلیمات کو جانتا ہوں اوران پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

اور میں جانتا ہوں کہ اسلام میں ایک بھی چیز ایسی نہیں کہی گئی جو کہ انسانیت کے خلاف ہو۔ عام طور پر اگر آپ تحقیق کریں گے تو قرآنِ پاک میں ایک بھی ایسی آیت نہیں، کوئی بھی ایسی تعلیمات نہیں جو عمومی طور پر انسانیت کے خلاف ہو۔

غیر مسلم کچھ تعلیمات کو سمجھیں گے کہ یہ انسانیت کے خلاف ہیں۔ چونکہ وہ اس کے پس منظر کونہیں جانتے۔ اس تعلیم یا حکم کی وجہ کونہیں جانتے۔ اسلام کوئی ظالمانہ یا انسان دشمن اور انسانیت کُش درس نہیں دیتا۔ لیکن جب ہم ان کو صحیح تعلیم دیتے ہیں اوراس کی وجہ بتاتے ہیں تو ساری دنیا میں ایک بھی انسان۔۔۔۔۔ایک بھی انسان۔۔۔ اسلامی تعلیم کے بارے میں نہیں کہہ سکتا کہ فلاں حکم یا تعلیم انسانیت کے خلاف ہے۔ یہ میرا چیلنج ہے اور یہ میرا دعویٰ ہے۔

جہاں تک بنیاد پرستی کے مفہوم و معانی کا تعلق ہے تو آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق پہلے تو اس کا مطلب لکھا گیا تھا کہ:

''وہ شخص جو کسی مذہب کے بنیادی احکامات و عقائد پر سختی سے عمل کرتا ہے''

لیکن میں پہلے بھی کئی مواقع پر انکشاف کر چکا ہوں کہ اس لغت کے نئے ایڈیشن کے مطابق اس کے معانی میں ''اسلام'' کے لفظ کا اضافہ کردیا گیا ہے:

''وہ شخص جو کسی مذہب کے بنیادی احکامات و عقائد پر سختی سے

عمل کرتا ہے خاص طور پر اسلام"

یعنی بنیاد پرست وہ شخص ہے جو پختگی کے ساتھ کسی بھی مذہب کی بنیادی باتوں یا اس کی کتاب پر عمل کرتا ہے۔ خصوصاً اسلام۔۔۔!

اسلام کا لفظ نئے ایڈیشن میں اضافی طور پر جوڑا گیا ہے۔

جب بھی آپ یہ لفظ "بنیاد پرست" سنیں گے تو فوراً آپ کے ذہن میں آ جائے گا۔۔۔ مسلمان۔۔۔!

اور آپ کے ذہن میں آ جائے گا۔

Muslims are Extremists.

یعنی مسلمان شدت پسند ہیں۔

میں کہتا ہوں اور سرِ عام کہتا ہوں۔

"میں شدت پسند ہوں!"

I am extremist.
I am extremly kind!
I am extremly loving!
I am extremly honest!
I am extremly peaceful!

میں شدت پسند ہوں کیونکہ:

میں انتہائی ہمدرد ہوں۔

میں انتہائی محبت کرتا ہوں۔

میں انتہائی ایماندار ہوں۔

میں انتہائی امن پسند ہوں۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی انسان مجھے یہ ثابت کرسکتا ہے کہ انتہائی ایماندار ہونا غلط ہے!

یہ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ ہم آدھے ایماندار نہیں ہو سکتے، ہمیں پورا ایماندار ہونا چاہیے۔

We can't be partialy honest.

جب ہمارا فائدہ ہے تو ہم ایماندار ہیں نہیں تو ہم بے ایمان ہیں۔

قرآن مجید میں لکھا ہے کہ آپکو ہمیشہ پورا پورا ایماندار ہونا چاہیے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ میں شدت پسند ہوں (I am an extremist)۔ لیکن ان شدتوں کو پسند کرتا ہوں جو انسان کو صحیح راستے پر لے کے جاتی ہیں۔

انسانیت کیلئے رحمت ہیں نہ کہ زحمت!

اکثر ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان کہتے ہیں۔

I am not Fundamentalist.

میں بنیاد پرست نہیں ہوں!

میں شدت پسند نہیں ہوں!

وہ گھبرا جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں بازی کو پلٹو، کب تک ہم ڈریں گے۔ میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ میں بنیاد پرست ہوں۔ میں شدت پسند ہوں اور جب تک آپ بنیاد پرست نہیں ہوں گے تب تک آپ اچھے مسلمان بن ہی نہیں سکتے۔

اگر دنیا کے سارے انسان بنیاد پرست مسلمان بن جائیں گے تو انشاء اللہ دنیا میں امن ہو جائے گا۔

میڈیا کہتا ہے کہ اسلام انسانیت کیلئے زحمت ہے لیکن اگر آپ تحقیق کریں گے اور صحیح طریقے سے اسلام کو عمل میں لائیں گے تو اسلام انسانیت کیلئے رحمت ہے۔ یہ جو میڈیا کہتا ہے کہ یہ بنیاد پرست لوگ مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ہر انسان بنیاد پرست مسلمان بن جائے تو انسانیت کے سارے مسائل ہی حل ہو جائیں گے۔

اگر ہر مسلم۔۔۔انتہا پسند۔۔۔شدت پسند۔۔۔اور ہر انسان شدت پسند مسلمان بن جائے گا تو انشاء اللہ دنیا میں امن اور سلامتی رہے گی۔

میڈیا کہتا ہے کہ

Muslims are Terrorist.

مسلمان دہشت گرد ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ہر مسلم کو دہشت گرد ہونا چاہیے۔

Every Muslim should be a Terrorist.

دہشت گرد کے معنی کیا ہیں؟ دہشت گرد۔۔۔مطلب۔۔۔اگر کوئی انسان دوسرے انسان کے دل میں دہشت پیدا کرتا ہے تو اسے کہتے ہیں دہشت گرد۔

مثال کے طور پہ جب بھی کوئی چور پولیس کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں دہشت پیدا ہوتی ہے۔ اَب اس چور کیلئے پولیس دہشت گرد ہے۔

اسی طریقے سے ہر چور جب مسلمان کو دیکھے تو اس کے دل میں دہشت پیدا ہونی چاہیے۔ جب کوئی آدمی بلاتکار (زنا بالجبر) کرتا ہے اور مسلمان کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں دہشت پیدا ہونی چاہیے۔ جب بھی کوئی انسان غلط کام کرتا ہے اور مسلمان کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں دہشت پیدا

ہونی چاہیے۔ اس پس منظر میں اور اس Context میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دہشت گرد بنے۔

قرآنِ پاک کی سورۃ الانفال 8 کی آیت 60 میں ہے:

ترجمہ: ''ایسے لوگ جو معاشرے کے خلاف ہیں، انسانیت کے خلاف ہیں ان کے دل میں دہشت پیدا کرو۔''

میں جانتا ہوں کہ عام طور پہ دہشت گرد اسے کہتے ہیں جو ایک معصوم انسان کے دل میں دہشت پیدا کرتا ہے۔ اس پس منظر میں کسی بھی مسلمان کو کسی بھی معصوم انسان کے دل میں کبھی بھی دہشت پیدا نہیں کرنی چاہیے۔ صرف وہ لوگ جو انسانیت کے خلاف ہیں۔ مثال کے طور پہ چوری اور بلاتکار (زنا بالجبر) کرنے والے انسانوں کے دل میں دہشت پیدا کرنی چاہیے۔

اور کئی بار ہم دیکھتے ہیں کہ ایک کام کیلئے دو القاب دیئے جاتے ہیں۔ وہی شخص، وہی کام لیکن دو القاب۔

مثال کے طور پہ ہندوستان کو آزادی ملنے سے پہلے۔۔۔ تقریباً ساٹھ سال پہلے۔۔۔ انگریز اس دیش میں حکومت کر رہے تھے۔ کئی ہندوستانی اس دیش کی آزادی کیلئے لڑ رہے تھے۔ انہیں انگریز حکومت ''دہشت گرد'' قرار دیتی تھی۔

These are Terrorists.

لیکن ہم عام ہندوستانی ان لوگوں کو ''دیش بھگت (Petriots)'' کہتے تھے۔

وہی شخص۔۔۔ وہی کام۔۔۔ دو مختلف القاب۔۔!!

اگر ہم برٹش حکومت، انگریز حکومت کے نظریے سے واقف ہیں اور مانتے

ہیں کہ ان لوگوں کو ہندوستان پر حکومت کرنے کا حق تھا تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ یہ لوگ دہشت گرد تھے۔ لیکن اگر ہم ہندوستانی نظریے سے واقف ہیں اور مانتے ہیں کہ انگریز ہندوستان میں تجارت کرنے آئے تھے انہیں ہم پر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں تو ہم مانیں گے کہ یہ لوگ ''دیش بھگت'' تھے۔ محبِ وطن اور جنگِ آزادی کے سپاہی تھے۔

اسی لئے کوئی بھی لقب دینے سے پہلے ہمیں تحقیق کرنا چاہیے کہ کس وجہ سے وہ آدمی جدو جہد کر رہا ہے اور لڑ رہا ہے۔

اور آج کی پریس کانفرنس میں، حیدر آباد کی پریس مجھ سے یہ پوچھ رہی تھی کہ مسلمان ہمیشہ Terrorist کیوں ہوتے ہیں؟

تو میں نے ان سے کہا کہ انگریز حکومت ساٹھ ستر سال پہلے بھگت سنگھ کو Terrorist کہتی تھی؟

اس نے کہا: ''ہاں! کہتی تھی''۔

''آپ اس کو مانتے ہیں؟''

اس نے کہا: ''نہیں!...... میں نہیں مانتا!!''

تو میں نے کہا: ''میں بھی نہیں مانتا کہ بھگت سنگھ دہشت گرد تھا''۔

تو میں نے اس سے پوچھا:

''اس وقت جب انگریز کہتے تھے کہ بھگت سنگھ دہشت گرد ہے۔ آپ نے ان کی باتوں کو نہیں مانا۔ آج جب وہ کہتے ہیں کہ مسلمان دہشت گرد ہیں تو آج آپ ان کی بات کیوں مانتے ہیں؟''

تو وہ رپورٹر ہنسنے لگا۔

میں نے کہا چونکہ آپ ہندوستان کے بارے میں جانتے ہیں۔ آپ مسلمان کے بارے میں نہیں جانتے۔ آپ یہ نہیں جانتے کہ جو ویسٹرن میڈیا ، امریکن پریس، برٹش پریس مسلمانوں کو دہشت گرد کہہ رہے ہیں آپ ان کے بارے میں اور ان کے پس منظر کے بارے میں نہیں جانتے۔ ان کے حالات کو نہیں جانتے اور آپ ایسی مثال دُنیا کی تاریخ میں کئی بار دیکھیں گے۔

مثال کے طور پر انیسویں صدی 1875ء میں امریکی انقلاب آیا، انگریز لوگ امریکہ پر حکومت کر رہے تھے۔ کئی امریکن اپنے دیش کی آزادی کیلئے لڑ رہے تھے اور برٹش حکومت ان کو دہشت گرد کہتی تھی اور اس وقت برطانوی حکومت کیلئے جارج واشنگٹن سب سے بڑا دہشت گرد تھا۔ یہی نمبرون دہشت گرد جسے یہ لقب برطانوی حکومت نے دیا تھا، چند سال بعد۔۔ وہ بن جاتا ہے۔۔ یو ایس اے کا۔۔ پریزیڈنٹ!

آپ سوچ سکتے ہیں؟ نمبرون Terrorist یو ایس اے کا صدر بن جاتا ہے اور یہ رول ماڈل ہے۔۔ گاڈ فادر ہے۔۔ باقی سب صدر جتنے بھی آتے ہیں۔۔ وہ اسے رول ماڈل سمجھتے ہیں۔۔ بشمول جارج بش!

آپ سوچ سکتے ہیں؟ دہشت گرد۔۔ یو ایس اے کا صدر۔۔ سب سے پہلا صدر۔۔ اور یہ رول ماڈل ہے باقی سب صدور کیلئے۔

ایسی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں اور جو لوگ۔۔ انگریز حکومت جسے چار سال قبل دہشت گرد کہتی تھی۔۔ آج وہ ان کے سب سے پیارے دوست ہیں۔ انگریز حکومت دہشت گرد سے دوستی رکھتی ہے۔ ایسی کئی مثالیں آپ

کو نظر آ ئیں گی۔ ہم جانتے ہیں کہ پہلے گورے لوگ ساؤتھ افریقہ پر حکومت کرتے تھے۔ اسے کہتے تھے وائٹ اپاتھٹ گورنمنٹ، گورے کی حکومت۔ اس وقت اس حکومت نے نیلسن منڈیلا کو پکڑ کے 25 سال سے زائد عرصہ تک روبن آئی لینڈ میں قید رکھا تھا اور کہتی تھی ساؤتھ افریقہ کا دہشت گرد نمبر ایک ہے ..... نیلسن منڈیلا۔ جب ساؤتھ افریقہ کو آزادی ملتی ہے فوراً بعد اس نمبرون دہشت گرد کو رہا کیا جاتا ہے اور اس کو ساؤتھ افریقہ کا صدر بنا دیا جاتا ہے اور چند سال بعد اسی شخص نیلسن منڈیلا کو Noble Prize of Peace امن کے نوبل پرائز کا ایوارڈ ملتا ہے۔

آپ سوچ سکتے ہیں کہ کچھ سال بعد دہشت گرد نمبرون کو ملا نوبل پرائز آف پیس!

ایسا نہیں کہ وہ پہلے دہشت گرد تھا، اس نے کچھ برا کام کیا اور بعد میں سُدھر گیا اور انسانیت کیلئے اچھا کام کیا۔ اسی کام کیلئے جس کی وجہ سے اسے دہشت گرد کہا جاتا تھا۔ اسی کام کیلئے اسے چند سال بعد نوبل پرائز فار پیس ملتا ہے۔

یہ سارا میڈیا کا کھیل ہے۔

Media can make day into night,
balck into dark,
Hero into villon,
Villon into a hero.

میڈیا رات کو دن کرسکتا ہے، چور کو ہیرو بنا سکتا ہے، اچھے کو برا بنا سکتا ہے، برے کو اچھا۔ کون سا میڈیا پاور میں ہے اس طریقے سے اس کو لقب دیا جاتا ہے۔ تو

اسی لئے جو بھی لقب آپ کسی سے سنتے ہیں اسے فوری تسلیم کر لینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ تحقیق کرو!

کس وجہ سے وہ انسان جدوجہد کر رہا ہے؟

کس وجہ سے وہ انسان لڑ رہا ہے؟

تو میری درخواست ہے سارے انسانوں سے، سارے غیر مسلموں سے کہ کم از کم آپ Blindly...... آنکھیں بند کر کے، بغیر سوچے سمجھے یہ سب مان مت لیں۔

قرآن مجید کی سورۃ حجرات 49 کی آیت 6 میں ہے:

ترجمہ: ''جب بھی کوئی خبر آپ کے پاس آتی ہے کہ کوئی کچھ خبر کہتا ہے تو اس کی تحقیق کرو دوسرے کو پہنچانے سے پہلے''۔

جیسا قرآن میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ انسانیت کے خلاف ہیں ان کے دِل میں دہشت پیدا کرو، اگر ہر انسان صحیح مسلم دہشت گرد بن جائے تو اِس دُنیا سے ''زحمت'' مٹ جائے گی......صرف رحمت رہے گی......امن رہے گا۔

میڈیا کہتا ہے کہ

Islam is an Intolerant Religion.

اسلام ایک متعصب مذہب ہے۔

متعصب یعنی اس میں برداشت کرنے کی قوت نہیں ہے۔ اس مذہب کے پیروکاروں میں قوت برداشت نہیں ہے۔ یہ متعصب لوگ ہیں۔

میں کہتا ہوں:

"Islam is intolerant to dishonesty,

towards crime, towards injusitce. It is intolerant towards raceism".

اسلام متعصب ہے بددیانتی سے...... متعصب ہے بے ایمانی سے...... متعصب ہے نسل پرستی سے...... متعصب ہے جرائم سے۔

آج کے معاشرے میں جو ویسٹرن میڈیا ہے، مغربی معاشرہ اور مغربی تہذیب ہے جسے وہ اچھا سمجھتی ہے اور ہم اسے غلط اور برا سمجھتے ہیں۔ ہم ان چیزوں سے متعصب ہیں۔ جو وہ سمجھتے ہیں کہ ان کیلئے فائدہ مند ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ معاشرے کیلئے بری چیز ہے۔

مثال کے طور پہ اسلام متعصب ہے......

☆ Drug Adiction یعنی منشیات سے۔

☆ شراب سے متعصب ہے۔

☆ جرائم سے متعصب ہے۔

☆ زنا، لواطت، بے حیائی سے متعصب ہے۔

ان چیزوں سے جنہیں مغربی تہذیب انسانیت کیلئے اچھا خیال کرتی ہے، مثلاً شراب پینا، نشہ آور اشیاء استعمال کرنا، پورنوگرافی، فحاشی، زنا کرنا، جو مغربی تہذیب سمجھتی ہے اچھا ہے، ہم ان چیزوں سے متعصب ہیں۔ اسلام معاشرتی برائیوں کو برداشت نہیں کرتا۔

Islam is intolerant to evils of Society.

اگر ہر انسان اس طریقے سے متعصب رہے گا، انشاء اللہ، انشاء اللہ اس دنیا میں امن رہے گا۔

میڈیا کہتا ہے کہ انسانیت کیلئے اسلام ایک مسئلہ ہے حالانکہ یہ انسانیت کیلئے حل ہے۔ اکثر ہم دیکھتے ہیں کہ سارے مذہب مجموعی طور پر اچھی باتیں سکھلاتے ہیں۔ لیکن اسلام اچھی باتیں سکھلانے کے علاوہ ایسا طریقہ بھی بتاتا ہے جس سے اس کو معاشرے میں عمل میں لایا جاسکے۔

مثال کے طور پر

ہر مذہب یہ سکھلاتا ہے کہ چوری کرنا غلط ہے۔

ہندوازم کہتا ہے کہ چوری کرنا غلط ہے۔

عیسائیت کہتی ہے چوری کرنا غلط ہے۔

اسلام بھی کہتا ہے چوری کرنا غلط ہے۔

لیکن اسلام میں یہ کہنے کے علاوہ کہ چوری کرنا غلط ہے، حرام ہے۔ اسلام میں ایک طریقہ بتایا گیا ہے کہ کس طریقے سے چوری کو معاشرے سے ختم کیا جاسکتا ہے۔

اسلام میں ایک سسٹم زکوۃ کا ہے۔ ہر امیر شخص جسکے پاس 85 گرام سونے سے زیادہ بچت ہے۔ اس پر فرض ہے کہ ہر قمری سال کے اختتام پر وہ اس بچت پر اڑھائی فیصد خیرات اور زکوۃ میں دے۔ اگر دنیا کا ہر امیر انسان اپنی بچت کا اڑھائی فیصد (2.5%) خیرات کردے، زکوۃ میں دے تو دنیا سے غریبی مٹ جائے گی۔ کوئی انسان بھوک کی وجہ سے موت کے منہ میں نہیں جائے گا۔ اس کے بعد اسلام سکھلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ مائدہ 5 کی آیت 38 میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اگر کوئی چوری کرتا ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس کے

ہاتھ کاٹ دو"۔

غیر مسلم کہیں گے اکیسویں صدی میں ہاتھ کاٹنا، اسلام ایک بے رحم مذہب ہے۔ بے درد مذہب ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ سعودی عرب میں جہاں یہ قانون لاگو ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹنا چاہئیں، وہاں یہ اسلامی قانون نافذ ہے اس لئے اکثر غیر مسلم سمجھتے ہیں کہ جب ہم سعودی عرب جائیں گے تو ہر دوسرے آدمی کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں گے۔

میں سعودی عرب کئی بار گیا ہوں میں نے اپنی زندگی میں ایک بھی آدمی کا ہاتھ کٹا ہوا نہیں دیکھا۔ کچھ لوگوں کے ہاتھ کٹتے ہیں چوری کرنے کے بعد لیکن اتنا عام نہیں جتنا غیر مسلم سمجھتے ہیں کہ ہر دوسرے آدمی کے ہاتھ کٹے ہوں گے۔

یہ قانون اتنا سخت ہے کہ چور چوری کرنے سے پہلے لاکھ بار سوچے گا تو ہاتھ کاٹنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ عدالتوں میں لوگ رشوت دے کر چھوٹ جاتے ہیں۔ اسلام میں اگر پکڑے جائیں گے تو ثابت کیا جائے گا اور پھر ان کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ خواہ وہ کوئی امیر ہو یا غریب انسان ہو۔ ان کیلئے سزا ایک ہی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ امریکہ دُنیا میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک ہے، سب سے ترقی یافتہ اور تعلیم یافتہ ملک ہے۔ آپ شاید یہ نہیں جانتے کہ یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں چوری کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ اگر آپ فہرست دیکھیں گے ان ممالک کی جہاں سب سے زیادہ چوری ہوتی ہے تو ان ممالک میں سرِ فہرست امریکہ ہے۔

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم اسلامی قانون، اسلامی شریعت امریکہ

میں لاگو کردیں کہ ہر امیر اپنی بچت کا اڑھائی فیصد غریبوں میں تقسیم کر دے۔ اس کے بعد اگر کوئی بھی شخص امریکہ میں چوری کرتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اُس کے ہاتھ کاٹ دینے چاہئیں۔

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ امریکہ میں چوری کی شرح میں اضافہ ہوگا، اسی سطح پر رہے گی یا پھر گھٹ جائے گی؟

ظاہر ہے گھٹے گی!!

آپ اسلامی قانونِ شریعت کو کسی بھی دیش میں رائج کریں۔ چاہے وہ امریکہ ہو، کینیڈا ہو، انگلینڈ ہو، آسٹریلیا ہو، سعودی عرب ہو، انڈیا ہو، سنگاپور ہو، دُنیا کے کسی بھی ملک میں آپ اسلامی شریعت کو نافذ کر کے دیکھیں۔ فوراً آپ کو رزلٹ ملے گا۔

اسلام اچھی باتیں بتانے کے ساتھ ساتھ ایک طریقہ یہ بھی بتاتا ہے کہ کس طریقے سے اس اچھی بات کو معاشرے میں عام کیا جائے اور عمل میں لایا جاسکے۔

اکثر ہم دیکھتے ہیں کہ سارے مذاہب اچھی باتیں سکھلاتے ہیں لیکن اسلام ان اچھی باتوں کو معاشرے میں عمل میں لانے کا طریقہ بھی بتاتا ہے۔

میں ایک اور مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

اکثر مذاہب میں کہا جاتا ہے کہ خواتین کو چھیڑنا نہیں چاہیے۔ عورتوں کا بلاتکار نہیں کرنا چاہیے۔ زنا بالجبر نہیں کرنا چاہیے۔

ویدوں میں اس کی تعلیم ہے۔

بائبل میں اس کی تلقین ہے۔

اسلام میں بھی یہ بات ہے لیکن اسلام میں اس کے علاوہ صرف یہی نہیں کہا جاتا کہ عورتوں کو چھیڑو مت، ان کا بلاتکار (زنا بالجبر) مت کرو۔ بلکہ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ کس طریقے سے معاشرے میں ایسا ماحول پیدا کیا جائے کہ کوئی شخص کسی بھی عورت کو چھیڑ نہ سکے۔

بلاتکار کرنا تو دُور کی بات......وہ تو چھیڑنے گا ہی نہیں۔

اسلام میں حجاب ہے۔ اکثر لوگ عورتوں کے حجاب کے بارے میں ذکر کرتے ہیں۔ لیکن اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ قرآن پاک میں پہلے مردوں کے حجاب کے بارے میں کہتا ہے:

سورۃ نور 24 کی آیت 30 میں ہے:

ترجمہ: ''کہہ دو مومن مردوں سے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں''۔

جب بھی کوئی آدمی کسی عورت کو دیکھتا ہے اور برے خیالات آتے ہیں تو قرآن مجید میں لکھا ہے کہ فوراً اپنی نظر کو نیچے کرنا چاہیے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ عورتوں کے حجاب کے بارے میں فرماتا ہے:

سورۃ نور 24 کی آیت 31 میں ہے:

ترجمہ: ''کہہ دو مومنات سے (مومن عورتوں سے) کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی چادر سے سینے کو ڈھانپیں اور اپنی زینت کی نمائش نہ کریں۔ صرف جو عام طور پہ ظاہر ہے اس کے علاوہ اپنی زینت کو چھپائیں''۔

صرف محرم کے سامنے اجازت ہے۔ ان کے شوہر اور ان کے والد وغیرہ۔

اسلام میں جب ہم قرآن اور صحیح حدیث وغیرہ پڑھتے ہیں تو حجاب کے

چھ نکات ہیں۔

☆ سب سے پہلا نقطہ ہے ستر، مرد کیلئے ناف سے لے کر گھٹنے تک، عورتوں کیلئے سارا جسم پوشیدہ ہونا چاہیے۔ صرف چہرہ اور ہاتھ کلائی تک کھلا رہ سکتا ہے۔ باقی پانچ نکات مرد اور عورت میں یکساں ہیں۔

☆ دوسرا نقطہ کپڑے اتنے مہین (باریک) نہیں ہونے چاہئیں، اتنے پتلے نہیں ہونے چاہئیں کہ جس سے جسم جھلکتا نظر آئے۔

☆ تیسرا نقطہ کپڑے اتنے چست نہیں ہونے چاہئیں کہ انسان کا ڈھانچہ دِکھائی دے۔ یعنی اس کے جسم کے نشیب و فراز نمایاں ہو جائیں۔

☆ چوتھا نقطہ یہ ہے کہ کپڑے اتنے بھڑکیلے اور شوخ نہیں ہونے چاہئیں جس سے مخالف جنس متاثر ہو۔

☆ پانچواں نقطہ یہ کہ مخالف جنس کے کپڑے نہیں پہننے چاہئیں یعنی عورتیں مردوں والے اور مرد عورتوں والے لباس نہ پہنیں۔

اللہ تعالیٰ سورہ احزاب 33 آیت 59 میں ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجئے اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مومنات سے کہ جب بھی باہر جائیں تو حجاب اوڑھیں، اپنی جلباب (چادر) کو اپنے جسم پر اوڑھ لیں تا کہ لوگ انہیں پہچان سکیں اور کوئی انہیں نہ چھیڑے''۔

حجاب کیوں کیا جاتا ہے، قرآنِ پاک میں لکھا ہے ''تا کہ لوگ انہیں پہچان سکیں اور کوئی شخص انہیں نہ چھیڑے''۔

مثال کے طور پر دو جڑواں بہنیں نہایت خوبصورت ہیں۔ دونوں کا حسن و

جمال ایک جیسا ہے۔ اگر دونوں حیدر آباد کی سڑک پہ چل رہی ہیں۔ اُن میں سے ایک نے حجاب یعنی اسلامی لباس پہن رکھا ہے۔ سارا جسم ڈھکا ہوا ہے، صرف چہرہ اور ہاتھ کلائیوں تک کھلے ہیں۔

دوسری بہن نے مغربی لباس زیبِ تن کر رکھا ہے۔ منی اسکرٹ اور شارٹس۔ دونوں حیدر آباد کی سڑک پر چل رہی ہیں اور ایک کونے پہ ایک لفنگا کھڑا ہے لڑکیوں کو چھیڑنے کیلئے۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں وہ ان دونوں میں سے کس کو چھیڑے گا؟

اس بہن کو جو اسلامی لباس میں ہے؟

یا اس بہن کو جس نے مغربی لباس پہن رکھا ہے؟ منی اسکرٹ اور شارٹس۔

بالکل! وہ لفنگا اسی بہن کو چھیڑے گا جس نے مغربی لباس یعنی منی اسکرٹ پہن رکھا ہے۔

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حجاب کرو تاکہ لوگ تمہیں پہچان سکیں اور کوئی آپ کو چھیڑ نہ سکے۔

اور اس کے بعد شریعتِ اسلام یہ کہتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کا بلاتکار (زنا بالجبر) کرتا ہے تو اس کیلئے سزائے موت ہے۔

غیر مسلمان کہیں گے سزائے موت؟؟

اکیسویں صدی میں؟

کتنا بے درد مذہب ہے اسلام۔

کتنا بے رحم مذہب ہے اسلام۔

لیکن جب میں یہ سوال غیر مسلموں سے پوچھتا ہوں اور ہزاروں غیر مسلموں سے پوچھ چکا ہوں مثال کے طور پر کہ خدا نہ کرے، اگر کوئی آپ کی ماں کا بلاتکار (زنا بالجبر) کرے اور بلاتکار کرنے والے کو میں آپ کے سامنے لے آتا ہوں اور آپ کو جج بناتا ہوں۔ آپ اسے کیا سزا دیں گے؟

سو فیصد غیر مسلموں نے کہا کہ وہ اسے سزائے موت دیں گے۔

کچھ نے کہا کہ وہ اسے تڑپا تڑپا کر ماریں گے۔

جب کوئی آپ کی والدہ سے زنا بالجبر کرتا ہے، اس کا بلاتکار کرتا ہے تو آپ کہتے ہیں اس کیلئے سزائے موت ہے۔ کسی اور کی ماں کے ساتھ یہی واقعہ درپیش ہوتا ہے تو آپ کہتے ہیں سزائے موت غلط ہے۔

آخر یہ دو رُخی اور دوہرا معیار کس لئے؟

امریکہ...... جسے سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ملک کہا جاتا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ بلاتکار (زنا بالجبر) ہوتے ہیں اور ایسے ممالک کی صف میں جن میں عورتوں کو جنسی تشدد اور ہوس کا نشانہ بنایا جاتا ہے، امریکہ پہلے نمبر پر آتا ہے۔

1991ء کی ایف بی آئی کی رپورٹ کے مطابق 1990 میں روزانہ بلاتکار کی شرح 1756 تھی۔ 1996 میں امریکہ کے شعبہ انصاف کے مطابق روزانہ 2713 بلاتکار ہوئے۔ چھ سال کے عرصے میں امریکی اور نڈر ہوئے اور 1990 کے مقابلے میں یہ تعداد دگنی ہوگئی۔

اس رپورٹ کے مطابق ہر 32 سیکنڈ میں ایک بلاتکار ہوا۔ ہمیں یہاں بیٹھے دو گھنٹے سے زائد ہو چکے ہیں اور اُدھر امریکہ میں اس وقت تک دو سو سے زائد

خواتین اور دوشیزاؤں کی عزتیں پامال ہو چکی ہوں گی۔

میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اگر ہم امریکہ میں اسلامی شریعت نافذ کرتے ہیں، وہاں اسلامی قانون آتا ہے، کوئی بھی کسی عورت کو دیکھتا ہے تو غلط خیالات آتے ہی اسے نظریں نیچی کر لینی چاہیے، اس کے بعد عورتیں اسلامی لباس پہنیں، سارا بدن ڈھکا ہوا ہونا چاہیے، صرف چہرہ اور ہاتھ کلائی تک دِکھ سکتا ہے، اس کے بعد اگر کوئی آدمی کسی عورت کا بلاتکار کرتا ہے، زنا بالجبر کرتا ہے تو اس کیلئے سزائے موت۔

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس اسلامی قانون سے امریکہ میں بلاتکار کی شرح بڑھے گی؟

اسی سطح پر رہے گی؟

یا پھر گھٹے گی؟

ظاہری بات ہے گھٹے گی!

یہ پریکٹیکل لاء ہے۔ آپ جہاں بھی اسلامی قانون یعنی اسلامی شریعت لاگو کریں گے۔ چاہے وہ امریکہ میں ہو، کینیڈا میں ہو، یو کے میں ہو، ہندوستان میں ہو، سعودی عرب میں ہو، سنگاپور میں ہو، جہاں بھی آپ اسے لاگو کریں گے فوراً آپ کو اس کے نتائج ملیں گے۔

فوراً اس دیش میں رحمت ہو جائے گی۔

اور چند سال پہلے جب ایل کے ایڈوانی اس ملک کے ہوم منسٹر تھے، انہوں نے کہا تھا کہ اس دیش میں بلاتکار کرنے والوں کو سزائے موت ہونا چاہیے اور میں اس کیلئے اُن کو مبارکباد دیتا ہوں۔ باقی باتیں ایل کے ایڈوانی کی میں نہیں

مانتا لیکن اس بات کو ضرور مانتا ہوں کہ اس وقت جب وہ ہوم منسٹر تھے انہوں نے کہا تھا کہ ہندوستان میں بھی جو انسان کسی عورت کا بلاتکار کرے گا اس کی سزا موت ہونی چاہیے۔ ہوسکتا ہے کہ آئندہ آنے والا ہوم منسٹر یہ کہے کہ خواتین کو اسلامی لباس میں ملبوس ہونا چاہیے۔ انشاء اللہ یہ ہوسکتا ہے۔

جو صحیح ہے ہمیں اسے ماننا چاہیے۔

آج میڈیا کہتا ہے کہ اسلام عورتوں کو ذلیل کرتا ہے، اسلام میں عورتوں کے حقوق نہیں ہیں۔

ہم مغربی میڈیا دیکھتے ہیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ عورتوں کی آزادی دراصل ایک بہروپ اور حربہ ہے، جس کے ذریعے عورتوں کا استحصال اور استعمال ہوتا ہے۔

آزادیٔ نسواں کا مغربی نعرہ درحقیقت عورت کی ذلت کا باعث ہے اور اس کی عزت و آبرو کو اس سے چھین لیتا ہے۔ لوٹ لیتا ہے۔

مغرب والے عورت کو بلندی پر لے جانے کا دعویٰ کرتے ہوئے اسے پستی اور قعرِ مذلت میں دھکیل دیتے ہیں۔ ہمیں آرٹ اور کلچر کی سکرین پر یہ بظاہر خوشنما چیز نظر آتی ہے جب مغربی تہذیب کہتی ہے کہ ہم عورتوں کے مرتبے کو بلند کرتے ہیں تو حقیقت میں وہ عورت کو طوائف کی سطح پر لے آتے ہیں۔ رکھیل اور بازار کی زینت بناتے ہیں۔ آرٹ اور کلچر کے رنگین پردے کے پیچھے عورت کو نیلام کرتے ہیں۔ آرٹ اور کلچر کے نام پہ وہ کہتے ہیں کہ ہم عورتوں کو آزادی دے رہے ہیں۔ حقیقت میں وہ انہیں ذلیل کرتے ہیں۔

ہمیں نظر آتا ہے کہ آزادیٔ نسواں کے نام پر مغرب کیا کر رہا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ اکثر اشتہاری مہموں میں عورت کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہاں تک

کہ جو چیزیں عورتیں استعمال نہیں کرتی ان میں بھی عورتیں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ موٹر سائیکل کا اشتہار دیکھیں گے اب پوری دنیا میں کتنی عورتیں موٹر سائیکل چلاتی ہیں؟...... پھر بھی موٹر سائیکلز کی اشتہاری مہموں اور پروگراموں میں آپ عورتوں کو دیکھیں گے۔

مجھے کسی نے ایک مشہور بی ایم ڈبلیو گاڑی کے اشتہار کے بارے میں بتایا۔ بی ایم ڈبلیو کار جو نوجوانوں میں بے حد مقبول ہے۔ عام طور پر مرسڈیز کار کو مشہور مانا جاتا ہے لیکن نوجوانوں میں BMW زیادہ مشہور ہے۔ وہ زیادہ تیز ہے، اُس کا پک اَپ اچھا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو مجھے کسی نے اِس گاڑی کی ایک مشہوری (Advertisment) کے بارے میں بتایا کہ اُس اشتہار میں ایک عورت Bikini میں دِکھائی گئی، بکنی یعنی اُس کے بدن پہ بہت کم لباس تھا۔ اور اُس Ad میں لکھا تھا "Test drive her now"...... اُسے گھماؤ اور ابھی دیکھو!...... کسے؟...... لڑکی کو یا گاڑی کو؟

مغربی تہذیب میں ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو اشتہاری مہموں میں بیچا جاتا ہے۔ ہم اس بات کو بالکل غلط کہتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں بازار کی زینت بنیں۔ مغرب آزادیٔ نسواں کے نام پر عورت کو بیچ رہا ہے۔

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جس قدر میڈیا اسلام کو بدنام کر رہا ہے اسی قدر اسلام پھیل رہا ہے۔ اس وقت یورپ، امریکہ اور پوری دنیا میں تیزی سے پھیلنے والا مذہب اسلام ہے اور نومسلموں میں دو تہائی حصہ خواتین پر مشتمل ہے۔ اگر اسلام عورتوں کو ذلیل کرتا ہوتا تو عورتیں اور خاص طور پر امریکی عورتیں اسلام قبول کیوں

کرتیں؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان خواتین کو علم ہے کہ اسلام عورتوں کا محافظ ہے! عورتوں کیلئے رحمت ہے!

قرآن پاک کی سورۃ آل عمران 3 کی آیت 54 میں ہے:

ترجمہ: ''ان لوگوں نے پلان بنایا، سازش کی، اللہ نے بھی پلان بنایا، اور سب سے بہترین پلانر اللہ ہے''۔

جتنا وہ اسلام کو دبانے کی کوشش کر رہے ہیں اتنا ہی اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اور خصوصاً میڈیا 11 ستمبر 2001 کے بعد جتنی تیزی سے اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کر رہا ہے، الحمداللہ، ثم الحمداللہ، اتنی ہی تیزی سے اسلام پھیل رہا ہے۔

11 ستمبر 2001 کے بعد دس مہینے میں 34,000 امریکیوں نے اسلام قبول کیا۔

11 ستمبر 2001 کے بعد نو مہینے میں 22,000 یورپین افراد دائرۂ اِسلام داخل ہوئے۔

جتنا بھی وہ اِسلام کو دبانے کی کوشش کر رہے ہیں اُتنی ہی تیزی سے اسلام پھیل رہا ہے۔

اسی لئے میں کہتا ہوں کہ

''اسلام انسانیت کیلئے رحمت ہے زحمت نہیں''

میڈیا کہتا ہے کہ اسلام انسانیت کیلئے مسئلہ ہے حالانکہ اِسلام تمام انسانیت کے مسائل کا حل ہے۔

میں اپنی تقریر کو اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان کے ساتھ ختم کرنا چاہتا ہوں۔
سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ نمبر 17 کی آیت 81 میں ہے:

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ط
اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا○

''کہہ دو حق آچکا ہے اور باطل ختم ہو گیا، اور باطل کو ختم ہونا ہی تھا''۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ!

An Urdu Script of

Islam Insaniyat Kay Liyay Rehmat Hai Na Kay Zehmat

اِسلام اِنسانیت کیلئے رحمت ہے نہ کہ زحمت!

(این ٹی آر سٹیڈیم حیدر آباد۔ 20 مئی 2006ء)

......سوال و جواب کا سیشن......

شیخ منظور:

جزاک اللہ! ڈاکٹر ذاکر نائیک!

ہم آپ کی مسحور کُن تقریر سن رہے تھے جو حقائق اور منطقی دلائل پر مبنی تھی اور دعوتی پس منظر میں دشمنانِ اسلام کا منہ توڑ جواب دے رہی تھی۔

اب اِس اجلاس کا دوسرا سیشن "سوال و جواب" شروع کیا جارہا ہے۔ جو حضرات سوال کرنا چاہتے ہیں وہ مائیک پر آکر قطار میں کھڑے ہو جائیں اور اپنے سوالات کو ترتیب میں لائیں۔

دوسری بات ڈاکٹر صاحب کا یہ خیال ہے کہ گو یہ سوال و جواب کا سیشن موضوع سے متعلق ہوگا مگر یہ رعایت غیر مسلم بھائیوں اور بہنوں کیلئے ہے کہ وہ اس موضوع سے ہٹ کر بھی سوال کر سکتے ہیں۔

اب ہم سوال و جواب کا سیشن شروع کرتے ہیں۔

پہلا سوال میرے بائیں جانب مائیک سے ہوگا۔ پھر درمیان سے اور خواتین کی طرف سے۔ اور اِنشاء اللہ العزیز اِسی ترتیب سے سوال و جواب کا سیشن چلے گا۔

ہمارے کسی غیر مسلم بھائی کے پاس کوئی سوال ہو تو پہلے وہ یہاں مائیک پر تشریف لائیں۔

سوال: السلام علیکم ذاکر بھائی!

شیخ منظور:

آپ غیر مسلم ہیں؟

سوال: جی میں تو مسلم ہوں الحمداللہ۔۔!

واقعی اسلام انسانیت کیلئے رحمت ہے اور میں یہاں پہ اپنے بھی بھائیوں اور ذاکر صاحب کو سلام کہتا ہوں۔

ذاکر بھائی! جیسا کہ آپ نے کہا کہ میڈیا اسلام کو دبا رہا ہے یہ بالکل صحیح بات ہے۔تو آپ سارے مسلمان بھائیوں کو کیا پیغام دینا چاہیں گے کہ ہم سب مل کر اس صورتِ حال کو کس طرح بہتر بنا سکتے ہیں۔میری بھی اُردو تھوڑی کمزور ہے۔اس لئے میں بعض الفاظ انگلش کے استعمال کر رہا ہوں تو آپ باقی مسلم برادرز کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

بھائی صاحب نے سوال پوچھا ہے کہ جب میڈیا اِسلام کے متعلق غلط فہمیاں پھیلا رہا ہے۔اسلام کو بدنام کر رہا ہے تو ہم مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے۔جیسے میں تقریر میں کہہ رہا تھا کہ ہمیں گھبرانا نہیں چاہیے۔اکثر ہم گھبرا جاتے ہیں۔ہمیں معذرت خواہانہ رویہ اپنانے کی بجائے بازی کو پلٹنا چاہیے اور میڈیا میں اسلام کی صحیح تعلیمات پیش کرنا چاہئیں۔

افسوس کی بات ہے کہ ہم مسلمان میڈیا سے بہت دُور ہیں۔جو بھی میڈیا ہمارے پاس ہے اسے صرف مسلمان ہی پڑھتے یا سنتے ہیں۔ہمیں میڈیا کے میدان میں آنا چاہیے۔ ہم دیکھیں گے کہ ہندوستان میں جو

مسلمانوں کا میڈیا ہے وہ اُردو میڈیا ہے۔ اُردو صرف مسلمان پڑھتے ہیں۔ کتنے غیر مسلم اُردو پڑھتے ہیں؟ چاہے وہ ممبئی میں ہوں، کلکتہ میں ہوں یا حیدر آباد میں ہوں۔

ہم جس میڈیا پہ مشہور ہیں وہ صرف اُردو میڈیا ہے جسے صرف مسلمان پڑھتے یا سنتے ہیں۔ غیر مسلم اگر پڑھتے بھی ہیں تو چند فیصد سے زیادہ نہیں۔ اسی طریقے سے ہمارا جو بھی میڈیا ہے، ریڈیو براڈ کاسٹنگ ہو یا ٹیلی وژن چینل ہو ہم دیکھیں گے کہ انگلش میں ہے۔ عربی بھی صرف مسلمان دیکھتے اور پڑھتے ہیں۔

ہمارے پاس انٹرنیشنل زبانوں کے چینلز اور میگزین ہونے چاہئیں۔ اخبارات ہونے چاہئیں۔ آج بین الاقوامی زبان ''انگریزی'' ہے۔

ہمارے پاس کتنے انٹرنیشنل انگلش نیوز پیپرز ہیں؟

ایک بھی نہیں!!

جو بھی انگریزی انٹرنیشنل میڈیا ہے، نیوز ویک (News week)، ٹائم میگزین (Time Magazine)...... یہ سب غیر مسلم کے ہیں۔

ہمارے پاس ایک بھی ہے؟

کتنے ریڈیو سٹیشنز ہیں؟ بی بی سی، سی این این، انٹرنیشنل سیٹلائٹ چینلز۔ اب مسلمانوں کے کتنے ہیں۔ ہمیں اس میڈیا کے ذریعے اسلام کو پھیلانا چاہیے اور لوگوں کی غلط فہمیوں کو دُور کرنا چاہیے۔

ایک طریقہ یہ ہے اور دوسرا طریقہ اخبارات کا ہے۔ میگزین اور رسائل کا ہے۔ ریڈیو براڈ کاسٹنگ سٹیشنز، ٹیلی ویژن سیٹلائٹ چینلز۔ ہمارے

پاس ایک بھی انگریزی انٹرنیشنل سیٹلائٹ چینل نہیں ہے۔ ہم بہت چھوٹے ہیں۔ دس سال پہلے یہ میری سوچ تھی ہمارے پاس جو سہولیات تھیں وہ بہت کم تھیں۔ لیکن جو بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے۔ اس کے ساتھ بسم اللہ کرو، شروع کرو، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ آپ کیلئے راستے کھولے گا۔

آٹھ نو سال پہلے ہم نے انٹرنیشنل سیٹلائٹ چینل کیلئے انگریزی اور اُردو زبان میں پروگرامز بنانا شروع کئے۔ اُردو میں کم جبکہ انگریزی زیادہ تعداد میں۔ اور اس کو مسلم اور غیر مسلم چینلز میں بالکل فری بانٹا۔

اب ہندوستان میں چھ سال سے مختلف چینلز ETV، ETC وغیرہ پر ہر روز آدھا گھنٹہ بالکل فری ہمارے پروگرامز آرہے ہیں۔ اس طریقے سے ہم نے شروعات کی۔

چند ماہ قبل جنوری میں ہم نے ایک چینل لانچ کیا جس کا نام ہے Peace TV، یہ خصوصاً انگریزی چینل ہے۔ تاہم چند گھنٹے اُردو میں بھی پروگرامز نشر ہوتے رہتے ہیں۔ الحمدللہ یہ سیٹلائٹ چینل "Peace Tv" آج کی تاریخ میں سارے ممالک اور ان کے شہروں میں آرہا ہے۔ ایشیا میں، یورپ میں، آسٹریلیا میں، افریقہ میں اور مڈل ایسٹ میں۔ انشاء اللہ العزیز چند مہینوں میں امریکہ بھی کور کرلیں گے اور ایک سال کے اندر ساری دُنیا میں آپ کو ہر جگہ Peace tv نظر آئے گا۔ یہ فری ٹو ایئر چینل ہے اور اکثر نشریات انگریزی میں ہیں، کیونکہ جب میرے پروگرامز باقی چینلز پر آتے ہیں تو کئی غیر مسلم دیکھتے ہیں اور

الحمد اللہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ پروگرامز دیکھنے کے بعد اسلام کے بارے میں ان کی کئی غلط فہمیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ تو ایسے کئی اور چینلز ہونے چاہئیں۔ کئی پروگرامز ہونے چاہئیں لیکن جب بھی ہم کوئی کچھ بناتے ہیں تو وہ ہمیں معیاری کرنا چاہیے۔

We Muslim should believe in quality.

اکثر جب ہم اسلام کا کام کرتے ہیں تو اسے کوالٹی سے نہیں کرتے۔ ہم جو کچھ بھی کریں خواہ وہ کتنا بھی ہو، کوالٹی سے کرنا چاہیے۔ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ سے کیجئے۔ اور انشاء اللہ العزیز ہم دیکھیں گے آج کی تاریخ میں جو اسلام پھیل رہا ہے وہ ہماری وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہے جو یہ دین پھیل رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ غیر مسلموں کو دعوت دے اور اُن کی غلط فہمیاں دُور کرے۔ یہ نجات کا ذریعہ ہے۔ اور میڈیا ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ہم لاکھوں کروڑوں لوگوں تک پہنچ سکتے ہیں۔

اُمید ہے کہ آپ کے سوال کا جواب ہُوا۔

شیخ منظور:

دوسرا سوال سامنے کے مائیک سے کیا جائے۔

میں اپنے رضا کاروں سے درخواست کروں گا کہ وہ کوشش کریں جو سوال کرنے والے بھائی آئیں وہ پہلے غیر مسلم ہوں۔

سوال: میرا نام راجکمار ہے۔ میں ایک چھوٹا سا کاروبار کرتا ہوں۔ میں نے کئی بار قرآن پڑھا ہے تو آپ نے اس میں سے سورۃ توبہ کی جس آیت کا

ذکر کیا ہے، اس میں آپ نے آدھی آیت کا ذکر کیا ہے۔ اس میں ہے کہ غیر مسلم کو جہاں پاؤ مارو اور جب وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تب ان کو چھوڑ دو۔ یعنی جب مسلمان بن جائیں تب چھوڑ دو۔

اور دوسری بات یہ کہ آیت میں لکھا ہے کہ اے مسلمانو! تم عیسائیوں اور یہودیوں کو اپنا دوست مت بناؤ، اگر کوئی انہیں دوست بنائے گا وہ ان میں سے ہو جائے گا۔ یہ بات انسانیت کے خلاف ہے میں محسوس کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

بھائی صاحب نے سوال کیا کہ میں نے جو سورہ توبہ 9 کی آیت 5 کی آیت کوٹ کی وہ آدھی ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ انہیں اس وقت چھوڑ و جب وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔

یہ ابھی جو بھائی صاحب کہہ رہے ہیں، میں پوری آیت کا حوالہ دیتا ہوں۔ اگر آپ پوری آیت پڑھیں گے تو آپ کو صحیح پس منظر ملے گا۔ جیسا میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ سورۃ توبہ کی آیت نمبر پانچ میں لکھا ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مشرکین مکہ کو چار مہینے کا وقت دیتے ہیں سدھرنے کا ورنہ اعلان جنگ۔ اور جنگ کے میدان میں لکھا ہوا ہے کہ جہاں بھی آپ مشرکوں کو پاؤ، ان کا قتل کرو۔ ان کا انتظار کرو اور میدان جنگ میں ان کا قتل کرو۔ لیکن اگر وہ باز آجائیں یعنی معافی چاہیں، نماز پڑھیں، زکوۃ دیں تو چھوڑ سکتے ہیں۔ یعنی کہ اگر وہ اسلام کو قبول کر لیں یا وہ صرف امن چاہیں تو کئی Options دیئے گئے ہیں۔

ا۔ اگر وہ معافی مانگیں، اِسلام قبول کر لیں تو بھی چھوڑ دیجئے۔

۲۔ اگر وہ امن چاہتے ہیں اور اسلام قبول نہیں بھی کرتے تو بھی چھوڑ دو۔

آگے آیت نمبر 6 میں لکھا ہے...... آیت نمبر چھ بھی اس کے ساتھ ہے ناں...... کہ اگر وہ امن چاہتے ہیں تو ان کو حفاظت سے ایسی جگہ لے جا کر چھوڑ دو جہاں وہ محفوظ ہیں۔ تو بہت سے Options دیئے گئے ہیں۔ لیکن اگر وہ آپ سے جھگڑا کرنا چاہتے ہیں میدانِ جنگ میں تو ان کا قتل کرو۔ اگر جھگڑا کرنا چاہتے ہیں تو قتل کرو۔ اگر جھگڑا کرنا نہیں چاہتے اور امن چاہتے ہیں تو چھوڑ دو۔ اگر معافی مانگتے ہیں اور اسلام قبول کرتے ہیں پھر بھی چھوڑ دو۔ تو کئی آپشنز دیئے گئے ہیں۔

یہ کہنا غلط ہے کہ وہ اسلام قبول کریں تو ہی چھوڑو۔ آپ کو ایسی بہت سی آیات کو Context میں پڑھنا چاہیے۔ اگر آپ ایک آیت یا اس کا حصہ پیش کریں گے تو لوگوں کو غلط فہمی پیدا ہوگی۔

تو صحیح جواب یہ ہے کہ بہت سے آپشنز دیئے گئے ہیں اور کئی سورتوں میں لکھا ہے کہ اگر وہ امن چاہتے ہیں تو امن بہتر ہے۔ اس میں یہ نہیں لکھا ہے کہ اسلام قبول کرنا ان کیلئے ضروری ہے۔ لیکن اگر وہ اسلام کو پسند کرتے ہیں تو قبول کر سکتے ہیں۔ قرآن پاک کی سورۃ بقرہ، سورۃ نمبر 2، آیت نمبر 256 میں لکھا ہے کہ

ترجمہ: ''اسلام میں زبردستی نہیں ہے''۔

حق باطل سے الگ ہے، جو حق کی بات ہے وہ غلط بات سے علیحدہ ہے۔ ہمیں حق پیش کرنا چاہیے۔ اگر وہ قبول کر لیں تو اچھی بات ہے۔ قبول نہ کریں تو بھی کوئی بات نہیں۔ اور قرآنِ پاک میں ایسی بہت سی آیات

ہیں، سورۃ کافرون بھی ہے، جس میں لکھا گیا ہے:

ترجمہ: ''کہہ دو، اے کافرو! میں عبادت نہیں کرتا جس کی تم پوجا کرتے ہو۔ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں، اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جس کی تم پوجا کرتے ہو، اور نہ تم عبادت کرنے والے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین میرے لئے میرا دین۔''

تو یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم لوگوں تک سچائی پہنچائیں۔ پہنچانے کے بعد اگر وہ مانتے ہیں تو الحمداللہ اچھی بات ہے۔ نہیں مانتے تو بھی الحمداللہ، تو بھی کوئی بات نہیں ہمیں ثواب ملے گا۔ ہمیں ہر بات کرنے کا ثواب ملے گا۔ چاہے وہ مانیں یا نہ مانیں۔ تو ہمارا فرض ہے کہ اچھی باتیں کریں۔ چاہے انسان مانے یا نہ مانے۔ یہ آپ کئی آیات میں پڑھیں گے۔ تو جب آپ پس منظر میں دیکھتے ہیں تو یہ سب لکھا ہے۔

اور دوسرا سوال کہ بھائی صاحب نے قرآن پاک کی آیت 6:5:51 ''اے ایمان والو! تم عیسائیوں اور یہودیوں کا اپنا دوست مت بناؤ۔ اگر کوئی انہیں دوست بنائے گے، وہ ان میں سے ہوجائے گا'' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ میں محسوس کرتا ہوں یہ بات انسانیت کے خلاف ہے۔

یہ 6:5:51 کون سی آیت ہے؟

دراصل یہ قرآن پاک کی سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 28 میں لکھا ہے

جس کا مفہوم ہے کہ اگر آپ کے پاس یہ انتخاب موجود ہے کہ کسی معاملے میں آپ غیر مسلم یا مسلمان میں سے کسی ایک کو چن سکتے ہیں تو اس صورت میں مسلمان کو ترجیح دیں۔ حفاظت یا پناہ کے نقطۂ نظر سے غیر مسلموں کے پاس مت جائیں۔ مطلب یہ کہ اپنی حفاظت کیلئے مومن یا مسلمان کی بجائے یہود اور عیسائیوں کے پاس مت جاؤ۔ کیونکہ کئی جگہ پر اور قرآن میں آیات آتی ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن مجید میں سورۃ الممتحنہ کی آیت نمبر 8 میں لکھا ہے:

ترجمہ: ''اللہ سبحانہٗ تعالیٰ آپ کو دوستی کرنے، انصاف کے ساتھ رہنے سے منع نہیں کرتا، ان غیر مسلمانوں کے ساتھ جو آپ کے مذہب کے خلاف نہیں لڑتے اور آپ کو آپ کے گھروں سے نہیں نکالتے''۔

یعنی ان کے ساتھ انصاف کی بنیادوں پر رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن اس کے بعد لکھا ہے کہ جو غیر مسلم یا کفار آپ سے مذہب کی بنیاد پر لڑتے اور گھروں سے بے دخل کرتے ہیں تو ان کے پاس حفاظت کیلئے مت جاؤ۔ قرآنِ پاک کی کئی ایسی آیات ہیں جن میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا لیکن حفاظت کے معاملے میں مسلمانوں کو ترجیح دی گئی ہے کہ بہتر ہے کہ آپ مومنوں کے پاس جائیے، بجائے اس کے کہ آپ یہود و نصاریٰ کے پاس جائیں۔ اُمید ہے سوال کا جواب ہوا۔

شیخ منظور:

خواتین کی جانب سے اگر کوئی غیر مسلم بہن سوال کرنا چاہیں تو کر سکتی

ہیں۔

سوال: السلام علیکم میں دیویا شرما ہوں۔ میرا سوال سورۃ بقرہ، سورۃ نمبر 2، آیت نمبر 223 سے ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ

ترجمہ: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، پس تم جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں آؤ اور تم اپنی ذات کیلئے (نیک عمل) آگے بھیجو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بیشک (ایک دِن) تمہیں اس سے ملنا ہے اور مومنوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔''

کیا آپ مجھے ان آیات کی وضاحت فرما سکتے ہیں؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

بہن نے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 223 کا حوالہ دیتے ہوئے پوچھا کہ قرآن مجید میں کہا گیا ہے کہ عورتیں آپ کی کھیتی ہیں۔ تو ویسا ان سے صحیح طریقے سے برتاؤ کرو۔

اس آیت کے بارے میں جاننے سے پہلے گزشتہ آیت نمبر 222 پڑھیے، جس میں ہے کہ

ترجمہ: ''اور (اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے: وہ تو گندگی ہے۔ تم حیض (کی حالت) میں عورتوں سے الگ رہو اور ان سے ہم بستری نہ کرو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے، بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاک صاف

رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

جب وہ پوچھتے ہیں حیض کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حیض کی حالت میں آپ ان کے پاس مت جاؤ۔ کیونکہ آج کی میڈیکل سائنس بھی یہی کہتی ہے کہ حیض کی حالت میں جب خون بہتا ہے تو اس حالت میں عورتوں کے پاس جانے سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ خون کے ذریعے بیماری پھیلنے کے زیادہ امکانات ہیں، اس لئے ان کے پاس مت جایئے۔ ورنہ عورتیں آپ کی کھیتی ہیں آپ جب چاہیں جا سکتے ہیں۔ مطلب وہ آپ کی ہے...... آپ کیلئے ہے۔ اور آپ اس سے پہلے قرآن پاک کی سورۃ بقرہ آیت نمبر 187 میں پڑھیں گے:

ترجمہ: ''تمہارے لیے روزے کی رات کو اپنی عورتوں کے ساتھ صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو۔ اللہ نے جان لیا ہے کہ بیشک تم اپنے آپ سے خیانت کرتے تھے، چنانچہ اس نے تم پر توجہ فرمائی اور تمہیں معاف کر دیا، اس لیے اب تم ان سے ہم بستری کر سکتے ہو اور اللہ نے تمہارے لئے جو رکھا ہے وہ تلاش کرو اور کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے واضح (روشن) ہو جائے، پھر تم روزے کو رات تک پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھو تو اپنی عورتوں سے ہم بستری نہ کرو، یہ اللہ کی حدیں ہیں، لہٰذا تم ان کے قریب مت جاؤ، اللہ لوگوں کیلئے اپنی آیتیں اسی طرح بیان فرماتا ہے تاکہ وہ متقی بنیں۔''

آپ انکے لباس ہیں، وہ آپ کا لباس ہیں۔ مطلب Garments،
اس کا مقصد حفاظت کرنا، ڈھانپنا اور چھپانا ہے۔ خوبصورتی پیدا کرنا اور
یہ میاں بیوی کا کام ہے یعنی وہ ایک دوسرے کیلئے اسی کی مثال ہیں۔ یہی
وجہ ہے کہ عورتوں کو کھیتی کہا گیا ہے کہ آپ ان سے جس طرح سلوک
کر سکتے ہیں کریں۔ اس کے علاوہ اس کے اور کئی معانی ہیں جنہیں ہم
میڈیکلی ثابت کر سکتے ہیں۔

جب زمین میں ہل چلاتے ہیں تو آپ کو پتہ ہے کہ ہل چلانے کیلئے بیل
کے پیچھے ایک سخت چیز ہوتی ہے......لکڑی۔ جو کہ زمین کو نرمی سے ہموار
کرتی ہے۔ اسی طرح آپ عورت کو سنبھل کر برتاؤ کریں۔ سنبھل کر پیش
آئیں۔ اس کی مختلف تفاسیر اور معانی ہیں اور بنیادی بات یہی ہے کہ
آپ عورتوں کا خیال رکھیں، ان کی دیکھ بھال کریں اور ان کے ساتھ
اچھے طور طریقے سے پیش آیئے۔ اُمید ہے سوال کا جواب ہوا۔

شیخ منظور:

اب سوال اِس مائیک (اشارہ کرتے ہوئے) سے کیا جائے۔
آپ غیر مسلم ہیں؟
براہِ مہربانی اپنا نام بتائیں!

سوال: السلام علیکم جناب ڈاکٹر ذاکر صاحب!

میرے ساتھ میرا ایک غیر مسلم دوست ہے جو ہندی نہیں بول سکتا لیکن
اسے اچھی طرح سمجھ سکتا ہے، لہٰذا کیا اس کی جانب سے میں ایک سوال
پوچھ سکتا ہوں؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

جی ضرور پوچھئے!

سوال: تو سر! ان کا سوال یہ ہے کہ میں نے ان کو بولا کہ حضور اکرم ﷺ سارے عالموں کیلئے آئے ہیں۔ آخری نبی ہیں۔ خاتم النبیین ہیں۔ تو میں نے ان کو سمجھایا کہ بائبل میں، یعنی میں نے آپ ہی کے یعنی کیو ٹی وی کے پروگرام دیکھتا ہوں اور اسی کے ذریعے میں نے ان کو سمجھایا۔ تو میرے سے پوچھ رہے تھے کہ بائبل میں کدھر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف عیسائیوں کیلئے آئے اور پوری دنیا کیلئے نہیں آئے جبکہ پوری دنیا میں کرسچین ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

بھائی کا سوال ہے کہ میں نے کہا کہ جتنے پیغمبر حضرت محمد ﷺ سے پہلے آئے وہ صرف اپنی قوم کیلئے آئے اور ان کا پیغام ایک محدود وقت کیلئے تھا۔ تو وہ یہ پوچھتے ہیں کہ بائبل میں کہاں لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صرف یہود کیلئے آئے تھے۔ میں پہلے قرآن مجید کا حوالہ دوں گا:

قرآن پاک کی سورۃ آل عمران 3 آیت نمبر 49 میں کہا گیا ہے:

ترجمہ: ''عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کیلئے بھیجے گئے تھے''۔

سورہ الصف 61 کی آیت نمبر 6 میں بھی ہے کہ

ترجمہ: ''عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کیلئے آئے تھے''۔

لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ عیسائی ہیں قرآن مجید کو شاید نہ مانیں۔ کوئی بات نہیں۔ اگر آپ بائبل پڑھیں تو بائبل میں لکھا ہے:

گوسپل آف میتھیو، باب 10 کی آیات 5اور 6 میں ہے:
عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں سے کہتے ہیں:
"Don't go to Gentiles"
''Gentiles کے پاس مت جاؤ۔''
Gentiles سے مراد ہے غیر یہودی۔ یہود کے علاوہ اگر چاہے وہ مسلم ہوں، ہندو ہوں، کرسچین ہوں، اُنہیں Gentiles کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگردوں سے کہتے ہیں کہ

''آپ غیر یہود لوگوں کے پاس مت جاؤ۔ غیر یہود کے شہر میں مت جاؤ۔ لیکن ان کے پاس جاؤ جو یہود لوگ ہیں جو بھٹکے ہوئے ہیں۔ یعنی ان میں سے جو بھٹک گئے ہیں یہودی لوگوں میں سے اپنے دین سے، ان کے پاس جاؤ''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام گوسپل آف میتھیو باب 15 کی آیت نمبر 24 میں فرماتے ہیں کہ

''میں نہیں بھیجا گیا ہوں لیکن صرف اُن یہودی لوگوں کیلئے جو بھٹک گئے ہیں''۔

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے۔
تو بائبل میں لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صرف یہودیوں کیلئے آئے تھے اور وہ خود بھی یہود میں سے تھے۔ اور آپ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو بھی صرف یہودیوں کے پاس جانے کو کہا۔ اُمید ہے سوال کا جواب ہوا۔

سوال: دین کی بات سمجھنے کیلئے دل کی ضرورت ہے یا دماغ کی؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

بھائی صاحب نے اچھا سوال پوچھا ہے کہ دین کو سمجھنے کیلئے دل کی ضرورت ہے یا دماغ کی؟

دونوں کی ضرورت ہے۔ دل کی بھی اور دماغ کی بھی۔ دونوں کا کنکشن ہے۔ دل کی بھی ضرورت ہے دماغ کی بھی ضرورت ہے۔ اگر صرف دل کی بات ماننے کو کہیں اور کوئی illogical بات کہی جا رہی ہے .... بولیں دل سے میں مانتا ہوں 2+2 تین ہیں یا 2+2 پانچ ہیں......... جی! آپ اپنے سوال میں کچھ اضافہ کرنا چاہتے ہیں؟

سوال: ...... میں آپ کا پروگرام سنتا ہوں، آپ اپنی ہر تقریر کے اوائل میں یہ پڑھتے ہیں "رب شرح لی صدری و یسرلی امری واحلل عقدة من لسانی یفقهو قولی" تو سنٹر کیا ہے؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

بھائی صاحب غیر مسلم ہیں اور میرے پروگرامز بھی دیکھتے ہیں اور اُس بارے میں پوچھ رہے ہیں جو میں ہمیشہ اپنی تقریر کی شروعات میں پڑھتا ہوں۔

جب میں تقریر شروع کرتا ہوں تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہوں۔

"رب شرح لی صدری و یسرلی امری واحلل عقدة من لسانی یفقهو قولی"

جس کے معانی (مفہوم) ہیں، یا اللہ! میرے ربّ! میرے صدر! میرے سنٹر کو بلند کرو، اور میرے کام کو آسان کرو۔ اور جو بیچ میں رکاوٹ ہے

میرے اور سامعین کے بیچ میں اس کو ختم کرو، تا کہ لوگ مجھے سمجھ سکیں۔

یہ جو صدر کا لفظ ہے اس سے مراد ہے سینہ، صدر کے معانی سنٹر بھی ہیں۔ تو آپ نے جو سوال پوچھا تھا کہ کام دل سے لینا چاہیے یا دماغ سے؟ تو اس کے دو معانی ہیں۔ صدر میں ہے دل اور سنٹر میں ہے دماغ۔ تو میں اللہ تعالیٰ کو دونوں کو بلند کرنے کیلئے کہہ رہا ہوں۔ میرے دل کو بھی اور میرے دماغ کو بھی۔ میرا دل، میری ذہانت، میرا دماغ۔ اور کئی جگہ دیکھتے ہیں کہ جب زبان نمو پاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ بقرہ، سورۃ نمبر 2، آیات 7 اور 8 میں فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قلب یعنی دل پہ مہر لگائی ہے۔ تو لوگ پوچھتے ہیں کہ کوئی دل سے سوچتا ہے، سوچنا تو دماغ سے ہے۔ تو قلب کے دو معانی ہیں۔ ایک معنی ہے دل اور ایک ہے ذہانت یا عقل۔ یعنی دماغ۔ اور ہم جب دیکھتے ہیں کہ زبان ترقی کرتی ہے تو کئی الفاظ استعمال میں آتے ہیں۔ مثال کے طور پر انگریزی زبان میں ہم کہتے ہیں Lunitic اس کا مطلب ہے پاگل انسان۔ لیکن اس کا صحیح مطلب ہے Struck by moon یعنی چاند نے اس پر جو اثر کیا ہے اسے کہتے ہیں Lunitic لیکن انگریزی میں پاگل کیلئے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ میں ڈاکٹر ہوں اور مجھے پتا ہے کہ اس کا مطلب پاگل ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ چاند کو پاگل پن سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ ہم لفظ استعمال کرتے ہیں Disaster یعنی کوئی خوفناک چیز، کوئی غلط کام جو ہوتا ہے مثلاً سیلاب، سونامی، زلزلہ لیکن اس کا صحیح مطلب ہے Evil Star، منحوس ستارہ، ہم جانتے ہیں کہ ستاروں کا کوئی

لینا دینا نہیں ہے زلزلے سے، سونامی سے یا سیلاب سے۔ لیکن پھر بھی
زبان میں یہ چیز موجود ہے۔ ہم کہتے ہیں Sunrise مطلب سورج
اُگتا ہے، نکلتا ہے، ہم سائنس میں جاتے ہیں سورج نہ Rise ہوتا ہے
نہ Set ہوتا ہے۔ یہ Development of the
language ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہماری زمین سورج کے گرد گھوم
رہی ہے۔ سورج دھرتی کے گرد نہیں گھومتا۔ پھر بھی ہم طلوع اور غروب
کہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ میں نے دل سے یاد کیا۔ اب یادداشت ہے
دماغ میں، دل میں نہیں، پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ ہم نے دل سے یاد کیا
کہتے ہیں کہ نہیں؟۔ آپ کہتے ہیں میں آپ کو دل سے چاہتا ہوں۔
چاہت دماغ میں ہے دل میں نہیں۔ ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ Center of
Love is a brain محبت کا مرکز دماغ ہے۔ پھر بھی جب ڈاکٹر اپنی
بیوی سے کہے گا کہ میں آپ کو دل سے چاہتا ہوں، دماغ سے نہیں کہے گا۔
سائنسدان جانتا ہے کہ Center of Love is brain دماغ میں
ہے تو یہ زبان کا ارتقاء ہے۔ آپ کا جو بنیادی سوال تھا کہ دین کو دماغ سے
سمجھنا چاہیے یا دل سے۔ میں نے کہا دونوں سے۔ اگر آپ دل کہتے ہیں
اس کا مطلب ہے اندرونی چاہت۔ لیکن دماغ کو بند نہیں کر سکتے۔ آپ
اندھا دھند شواس نہیں کر سکتے۔ آپ کہتے ہیں کہ میرا مذہب کہتا ہے 2+2=3،
ہاں! میں دل سے مانتا ہوں مان لیا۔ دماغ کہتا ہے نہیں غلط ہے۔ تو دل
سے بھی کام لینا چاہیے اور دماغ سے بھی کام لینا چاہیے۔ اسی لئے قرآنِ
پاک میں کئی جگہ لکھا ہے کہ یہ ایک پیغام ہے سمجھدار لوگوں کیلئے، جو دماغ

سے سوچتے ہیں اور ساتھ ساتھ دل والوں کیلئے بھی ہے۔ دونوں کیلئے ہے۔ تو دونوں ساتھ ساتھ ہونے چاہئیں۔ اسی لئے میں نے کہا ہے اسلام مذہب ہے جو دونوں ضروریات پوری کرتا ہے۔ جسمانی بھی اور روحانی بھی۔ یہ واحد مذہب ہے جو دل کو بھی تسلی دیتا ہے اور دماغ کو بھی۔ باقی جتنے مذاہب ہیں روحانیت کی بات کرتے ہیں۔ قرآن دونوں کی بات کرتا ہے، جسم کی بھی اور رُوح کی بھی۔ اُمید ہے سوال کا جواب ہوگیا۔

شیخ منظور:

اگلا سوال سامنے والے مائیک سے کیا جائے۔

سوال: نمشکار ذاکر صاحب! میں نے بہت دفعہ آپ کا پروگرام ٹی وی پہ دیکھا ہے۔ میرا نام گووند تیواری ہے، میں کالج میں پروفیسر ہوں۔ میں جس ایریا میں رہتا ہوں اس ایریا کے آس پاس کئی مسلم آرگنائزیشن اپنے سکول چلاتے ہیں اور ان سکولوں میں اسٹارٹنگ میں جب دُعا کی جاتی ہے تو وہاں پر بندے ماترم نہیں گایا جاتا۔ جب میں نے ان کے پرنسپل سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہو، آپ سکول میں بندے ماترم کیوں نہیں گاتے؟ تو کہتے ہیں بندے ماترم میں ہندی ہے اور ان کے کئی سکولوں میں ہندی زبان نہیں پڑھائی جاتی۔ اور وہ دیش بھگتی کیلئے کچھ بھی پڑھانے سے کتراتے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں گے کہ دیش بھگتی کیلئے آپ کے مذہب میں کس طرح سے بیان کیا گیا ہے؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

بھائی صاحب نے ایک سوال پوچھا ہے کہ وہ ٹیلی ویژن پر میرے کئی

پروگرامز سنتے ہیں۔ اور کہا ہے کہ جہاں یہ رہتے ہیں وہاں مسلم سکولز میں بندے ماترم نہیں پڑھا جاتا۔ ہندی نہیں پڑھائی جاتی۔ کیا یہ صحیح ہے اور آپ کے مذہب اسلام میں دیش بھگتی کے بارے میں کیا کہا گیا ہے۔

پہلا سوال کہ مسلم سکول میں بندے ماترم کیوں نہیں کہا جاتا۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ کوئی بھی گانا یا کوئی بھی چیز آپ کہتے ہیں اس کا معنی کیا ہے۔ آپ جب بندے ماترم پڑھتے ہیں اس کا معنی ہے کہ ہم سجدہ کرتے ہیں اس دیش کو جو ہماری ماتا ہے۔ ایسا کہا جاتا ہے اور اس کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے شرک ہے۔ شرک ہے اسلام میں اور غلط ہے ہندوازم میں بھی۔

ہندوازم میں بھی آپ کو صرف ایک خدا کی عبادت کرنا چاہیے۔ دھرتی کی نہیں۔ تو ہندوازم میں بھی غلط ہے۔ عیسائیت میں بھی غلط ہے اور اسلام میں بھی غلط ہے۔

لیکن عام ہندو اپنے مذہب کو نہیں جانتے۔ اپنی مذہبی کتابیں نہیں پڑھتے۔ اِسی لئے کوئی بھی گانا جو آپ گاتے ہیں اگر اس کے معانی خدا کے خلاف ہیں، اللہ کے خلاف ہیں، بھگوان کے خلاف ہیں تو ایسا گانا گانا غلط ہے۔ آپ نے مجھے شروع میں نمستے کہا، نمستے کے کیا معنی ہیں پروفیسر صاحب؟ آپ بول سکتے ہیں؟ نہیں پتا!...... کیا معنی ہیں؟ مائیکرو فون آن کیجئے ذرا بھائی صاحب کا۔

پروفیسر گووند:

نمستے مطلب میں سر جھکا کے آپ کو نمن کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

سر جھکا کے مجھے نمن کرنا شرک ہے۔ حرام ہے، ممنوع ہے، آپ میرے

سامنے بھی سر نہیں جھکا سکتے۔ چاہے آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں، چاہے آپ میری عزت کرتے ہیں۔ پھر بھی آپ میرے سامنے سر نہیں جھکا سکتے۔ سر جھکانا ہے تو صرف خدا کے سامنے۔ اللہ کے سامنے۔۔۔ اور میں خدا نہیں ہوں! آپ میری عزت کر سکتے ہیں۔ باتیں جو میں کہتا ہوں اس کے اوپر عمل کر سکتے ہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔!! آپ میرے سامنے سر نہیں جھکا سکتے۔ اِسی لئے میں جواب میں آپ کو کہوں گا السلام علیکم۔۔ آپ پر سلامتی ہو۔ آپ پر سلامتی ہو، آپ سمجھے نا!۔۔۔ میں آپ کے سامنے جھک نہیں سکتا ہوں، یہ سر جھکے گا تو صرف اللہ کے سامنے۔ صرف خدا کے سامنے۔ تو آپ نے بڑکپن میں مجھے کہا لیکن اگر غلط چیز کہی تو میں واپس یہ جواب نہیں دے سکتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں جو لوگ نہیں جانتے وہ ایسی حرکت کر سکتے ہیں۔

مثال کے طور پہ ایک مہینہ پہلے جب میں بمبئی ایئر پورٹ پر تھا تو ایک ہندو خاتون مجھ سے پوچھتی ہے کہ کیا آپ ڈاکٹر ذاکر نائیک ہیں؟

Are you Dr.Zakir Naik?

میں نے کہا: جی ہاں!

اوہ میں آپ کا روز پروگرام دیکھتی ہوں، میں دوبئی سے 25 سال کے بعد بمبئی میں آرہی ہوں، 25 سال کے بعد ہندوستان میں آرہی ہوں، اس کے ماتھے پہ ٹیکا تھا، ہندو خاتون تھیں، وہ بولیں کہ میں آپ کے پروگرام دیکھتی ہوں اور الحمد للہ بہت تعریف کرنے لگی، ساری تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، میں کچھ بھی نہیں ہوں۔

اور پھر کہنے لگیں کہ میں آپ کے پیر چھونا چاہتی ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ غلط ہے شرک ہے۔

بولی: کیوں؟؟

وہی جواب میں نے دیا۔

پھر وہ کہنے لگیں کہ آپ جو بھی کہیں میں آپ کی بات مانوں گی۔ تو میں نے کہا آپ قرآن مجید پڑھیے اور اس کے اُوپر عمل کیجئے۔

میں نے ایک تقریر کی ''اسلام اور ہندوازم میں یکسانیت'' اور ثابت کیا ہے کہ ہندوازم میں بھی لکھا ہے کہ آپ کو صرف ایک ایشور کی عبادت کرنا چاہیے۔ جتنے رشی آئے ہیں انہیں ماننا چاہیے اور حضرت محمد ﷺ کو بھی۔ تو آپ کو اگر قرآن اور ویدا پہ عمل کرنا ہے جو یکساں ہے، تو آپ کو ایک اللہ اور آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا ہوگا۔

آپ کا ایک اور سوال تھا کہ مسلم سکولز میں ہندی کیوں نہیں پڑھائی جاتی؟ ہندی، مسلم سکول میں کیوں نہیں پڑھائی جاتی۔ کچھ سکولوں میں ہوسکتا ہے لیکن میرے حساب سے ہندوستان کے اکثر سکولوں میں ہندی پڑھائی جاتی ہے۔ جو سکول میں نے قائم کیا ''اسلامک انٹرنیشنل سکول'' اس سکول میں بھی ہندی پڑھائی جاتی ہے۔ نہ صرف ہندی بلکہ مراٹھی بھی جو ہماری State Language ہے۔ ہم پڑھاتے ہیں اور زور دیتے ہیں، انگریزی اور عربی پر۔ نمبرون انگریزی عربی، پھر اُردو، ہندی اور مراٹھی۔ آگے چل کر سنسکرت بھی سکھائیں گے، تاکہ جتنے مذاہب اس دیش میں ہیں ہندوستانی لوگ اس کو سمجھیں۔ میں گورنمنٹ سے کہتا ہوں

کہ ہندوستان میں سنسکرت عام کرو۔ سنسکرت عام کریں گے تو لوگ ویدا پڑھیں گے۔ پڑھنے کے بعد حق کی طرف آئیں گے اور ہندو مسلم ایک ہو جائیں گے۔ ہندی کو چھوڑو، سنسکرت کی طرف آؤ کیونکہ وید سنسکرت میں ہیں ہندی میں نہیں ہیں۔ ہندو کی زبان سنسکرت ہے اور میں نے ''ہندوازم اور اسلام میں یکسانیت'' کے موضوع پر تقریر کی ہے۔ لیکن عام ہندوؤں نے اپنی مذہبی کتاب پڑھی ہی نہیں تو کیا جانے گا۔ تو میں سنسکرت کوٹ کرتا ہوں، پھر ترجمہ کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں کچھ غلط کہہ رہا ہوں تو میں ساتھ حوالہ جات بھی دیتا ہوں۔
آپ کا آخری سوال تھا کہ اسلام میں دیش بھگتی کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

اسلام میں کہا گیا ہے کہ سب سے پہلے جو ہمیں بات ماننی چاہیے وہ سب سے پہلے ہے ہمارے خالق کی، بنانے والے کی، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی، اگر اللہ کی بات سے کوئی دوسری بات ٹکراتی ہے تو اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ جہاں تک کہ میں ہندوستانی ہوں اور میں گرو (فخر) سے کہتا ہوں کہ میں بنیاد پرست مسلم (Fundamentalist Muslim) ہوں۔ بنیاد پرست مسلم بھی ہوں اور اچھا ہندوستانی بھی ہوں۔ میں ہندوستان کے دستور کو جانتا ہوں۔ ہندوستان کے دستور میں ایک بھی چیز فرض نہیں ہے جو اسلام میں حرام ہے۔ اور ایسی کوئی بھی چیز نہیں ہے جو ہمیں مجبور کرتی ہو جو اسلام میں حرام ہے اور ہندوستان کے دستور (Indian Constitution) میں ایسی کوئی بھی حرام چیز نہیں ہے جو کہ اسلام میں

فرض ہے اور ہندوستانی دستور میں حرام ہے۔ تو میں دونوں کو ساتھ لے کے چلتا ہوں۔ لیکن اگر ٹکراؤ ہوگا۔۔ میرے حساب سے میں ایک بہت اچھا مسلمان اور بہت اچھا ہندوستانی ہوں۔ لیکن اگر آگے چل کے!!! ابھی تو کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ ایسے دیش میں ہیں جس کا قانون اللہ کے قانون سے متصادم ہے تو اللہ کا قانون بالا اور اعلیٰ ہے۔

خالق کا قانون اونچا ہے!

اللہ کا قانون اونچا ہے!!

خدا کا قانون اونچا ہے!!!

پھر آتا ہے دیش۔ یہ دیش ہمارے لئے ٹھیک ہے، اس دیش میں ہم جیتے ہیں، یہ دیش ہمیں سہولیات فراہم کرتا ہے۔ لیکن ہمیں جان کس نے دی؟ دیش نے یا خالق نے؟

خدا نے دی!

یہ ہوا جو ہے...... ہوا کے بغیر آپ پانچ منٹ بھی زندہ نہیں رہ پائیں گے۔ کتنا؟ پانچ منٹ بھی زندہ نہیں رہ پائیں گے۔

کس نے دی؟ دیش نے یا اللہ نے؟...... خدا نے!

دیش نے بھی ہمارے لئے اچھے کام کئے، میں دیش کے خلاف نہیں ہوں۔ میں بھی دیش بھگت ہوں۔ دیش بھگت کے معنی کیا ہیں۔ اگر آپ بولتے ہیں دیش بھگت مطلب دیش کی عبادت کرنا تو میں دیش بھگت نہیں ہوں۔ اگر دیش کی ترقی چاہتا ہوں تو ہاں میں ہوں دیش بھگت۔ تو دیش بھگت کے معنی کیا ہیں؟ اگر دیش بھگت مطلب دیش کی عبادت کرنا تو یہ

غلط ہے، عبادت صرف میں خالق کی کرتا ہوں۔ اللہ کی کرتا ہوں۔ خدا کی کرتا ہوں۔ لیکن دیش کی بھلائی چاہتا ہوں۔ اگر وہ دیش کوئی قانون لاگو کرر ہا ہے، وہ شریعت کے اندر ہے، خدا کے قانون کے دائرے کے اندر ہے تو میں ان کے ساتھ ہوں۔ کئی چیزیں اسلام میں مباح یعنی اختیاری (Optional) ہیں اور اگر دیش کہتا ہے یہ کرو تو میں کروں گا لیکن اگر کوئی دیش چاہے وہ امریکہ ہو یا برطانیہ ہو۔۔ وہاں کا قانون اگر اسلام کے خلاف ہے تو میں اس دیش کے قانون کے خلاف جاؤں گا کیونکہ میں سب سے پہلے محبت کرتا ہوں خالق سے۔ خدا سے، اللہ سے۔ پھر اپنے دیش سے۔ تو جہاں تک اس دیش کا قانون اللہ کے قانون سے متصادم نہیں ہوتا ہمیں اس قانون پہ عمل کرنا چاہیے اور میرے نظریے کے مطابق ہندوستان کا کوئی ایک قانون بھی مجھے اسلام کے خلاف مجبور نہیں کرتا۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ میں ایک اچھا بنیاد پرست اور ایک اچھا ہندوستانی ہوں۔

اُمید ہے سوال کا جواب ہوا۔

شیخ منظور:

اب چونکہ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ لہٰذا ہم زیادہ سے زیادہ اور دو سوالات رکھ سکتے ہیں۔ یا دو راؤنڈ پورے کر سکتے ہیں۔ تو خواتین والے حصے میں اگر کوئی غیر مسلم خاتون ہیں تو وہ سوال کر سکتی ہیں۔

سامعین:

کوئی نہیں ہے سر!

شیخ منظور:

تو ٹھیک ہے یہاں سے کوئی غیر مسلم بھائی سوال کرلیں!

سوال: السلام علیکم ذاکر بھائی! میرا نام سری رام راجیو ہے۔ میں جو آپ کا Concept سنتا ہوں۔ تو وید، چھتر وید اور بھگوت گیتا میں جو Concept ہے کہ اللہ کا، توحید، رسالت اور آخرت کا تو یہی چیز آپ لوگ بھی پیش کر رہے ہیں تو جب اس چیز کو انسان سنتا ہے تو نام یا مذہب کی تبدیلی کس لئے؟ اگر صحیح ایک ہے تو سب کتابوں میں ایک ہے تو نام اور مذہب کیوں تبدیل کیا جاتا ہے اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ ہیں جو اسلام قبول کر رہے ہیں حالانکہ وہاں مسلم کہتے ہیں کہ تم مذہب اور نام تبدیل کرلو ایسا کرنے سے بہت پرابلم ہو رہی ہے۔ مسلم اس تبدیلی کیلئے بہت اصرار کر رہے ہیں۔ اور دوسری بات یہ ہے۔۔۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

بھائی صاحب! ایک سوال!...... کم وقت ہے، آپ دو سوال پوچھ چکے ہیں۔ میں ان کا جواب دوں گا اور پھر دوسروں کو موقع دیا جائے گا۔ بھائی نے کہا ہے کہ وید میں لکھا ہے کہ اللہ ایک ہے تو پھر مذہب تبدیل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں کب کہہ رہا ہوں کہ مذہب تبدیل کرو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ مذہب پہ پختگی سے عمل کرو۔ آپ کے وید اور بھگوت گیتا میں لکھا ہے کہ بت پرستی حرام اور غلط ہے۔

بھگوت گیتا باب 7 شلوک نمبر 20 میں لکھا ہے:

”جو کوئی انسان، جو پیسے کے پیچھے بھاگتا ہے وہ غلط خدا کی عبادت کرتا

ہے، بت پرستی کرتا ہے۔''

آپ کے وید میں کئی شلوک ہیں جن میں بت پرستی کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ میں مذہب تبدیل کرنے کو نہیں کہتا بلکہ کہتا ہوں کہ اپنے مذہب پر پختگی سے عمل کرو۔ اس کے آگے آپ کے وید میں لکھا ہے کہ کئی رِشی آئیں گے۔ انتم رشی آئیں گے اور لکھا ہے کہ انتم رشی کا جو بھی کہنا ہے اسے مانو۔ تو اگر آپ سچے ہندو ہیں تو آپ کو آخری رشی جو حضرت محمد ﷺ نے جو کہا ہے اور جو پیغام دیا ہے وہ ہے قرآن! اس کے اوپر عمل کرنا آپ کے اوپر فرض ہے۔ اگر آپ نہیں کریں گے تو آپ اچھے ہندو ہو ہی نہیں سکتے۔ میں کب کہہ رہا ہوں کہ اپنا مذہب بدلو، میں کہتا ہوں کہ اپنے مذہب پہ پختگی سے عمل کرو۔ اور جب عمل کریں گے تو آپ کو ایک اللہ کو، آخری پیغمبر اور آخری پیغام یعنی قرآن کو ماننا ہوگا۔ یہی سب کچھ عیسائیوں کی کتابوں میں لکھا ہے، یہود کی کتاب میں ہے اور ہندوؤں کی کتاب میں بھی موجود ہے۔ آپ نے کہا کہ کیا نام بدلنا ضروری ہے؟...... نہیں یہ ضروری نہیں ہے، نام سے کوئی مسلمان نہیں بنتا، عمل سے بنتا ہے محمد، عبداللہ، ذاکر، سلطان نام رکھنے سے نہیں، اگر آپ اپنی ساری رضا اللہ کے حوالے کرتے ہیں تو پھر مسلم بنتے ہیں، نام بدل لینے سے کوئی مسلمان نہیں ہو جاتا۔ ہندو ایک جغرافیائی اصطلاح ہے، جو وادیٔ سندھ یا دریائے سندھ کے آس پاس رہنے والوں کیلئے اخذ کیا گیا تھا۔ یہ لفظ سب سے پہلے عربوں نے استعمال کیا تھا لہٰذا جغرافیائی اعتبار سے اس علاقے میں رہنے والے ہندو ہیں اور جغرافیائی اعتبار سے میں بھی ہندو ہوں۔ مذہب

کے اعتبار سے نہیں، اگر آپ کہیں کہ ہندو بت پرست کا نام ہے تو میں ہندو نہیں ہوں۔ مذہب کے اعتبار سے میں اللہ کی اطاعت کرتا ہوں اور مسلمان ہوں۔ اِسلام میں بھی نام بدلنا فرض نہیں، ماسوائے اس کے کہ نام مشرکانہ ہو اور اس سے شرک کی بُو آتی ہو۔ آپ اپنا پرانا نام رکھ سکتے ہیں اور مسلمان بھی ہو سکتے ہیں۔ ضروری بات یہ ہے کہ عملی طور پر آپ اللہ کے احکامات پر عمل کریں۔

اُمید ہے کہ سوال کا جواب ہوا۔

شیخ منظور:

ابھی ہم پھر سے ایک غیر مسلم بھائی کی طرف چلتے ہیں۔ جو سوال کرنا چاہتے ہیں۔

سوال: میرا نام سنجے ہے اور میں انجینئر ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ہندوستان میں پہلے ہندو ازم آیا، بعد میں بدھ ازم آیا، بعد میں جین ازم آیا اور آخر میں جا کر سکھ ازم آیا۔ اِن سب میں بھی جھگڑا وغیرہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ اُدھر سے جتنے بھی آئے، جیسے Jewish ہیں، بعد میں کرسچین ہیں، بعد میں اسلام آیا۔ یہ تینوں چودہ سو سال ہونے کے بعد ابھی تک کیوں لڑائی جھگڑے میں ہیں؟...... دوسرا سوال یہ ہے کہ اب دہشت گرد لوگ۔۔۔ اِس کا پسِ منظر کچھ بھی ہو یہ لوگ اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ آپ اس کے خلاف جو کام کر رہے ہیں یہ بہت اچھا ہے۔ دوسری بات یہ کہ جو ابھی عراق میں ہوا وہ اچھا نہیں ہوا۔ کوئی بھی ہو، مسلمان ہو، ہندو ہو، مذہبی جگہوں کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ بس اتنا سا سوال ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

بھائی صاحب نے دو سوال پوچھے ہیں۔ پہلا سوال کہ ہندوستان میں پہلے ہندو دھرم آیا، پھر بدھ اِزم آیا، پھر جین ازم آیا، پھر سکھ ازم آیا اور ان میں کوئی جھگڑا نہیں ہوا لیکن بعد میں جو دازم، کرسچینیٹی اور اسلام میں ہمیشہ لڑائی جھگڑے ہیں۔ کیوں؟ آپ شاید اپنے مذہب کے بارے میں نہیں جانتے۔ آپ نے مہابھارت پڑھی ہے؟

مہابھارت پڑھی ہے آپ نے؟

پوری مہابھارت میں جھگڑا ہی جھگڑا ہے۔

باقی مذاہب سے نہیں...... بلکہ آپس میں!

باقی مذاہب جو آپ کہہ رہے ہیں آپس میں جھگڑتے ہیں۔ اگر آپ مہابھارت پڑھتے ہیں جو ایک سمرتی ہے اور میں اسے پڑھ چکا ہوں۔ اس میں قریبی رشتے داروں یعنی چچا زاد بھائیوں، پانچ پانڈو اور سو کورو سے جھگڑا ہوتا ہے۔ مہابھارت میں جھگڑے کے بارے میں جتنے شلوک ہیں وہ قرآن مجید سے کئی گنا زیادہ ہیں۔

جب آپ بھگوت گیتا پڑھتے ہیں، جو مہابھارت کا ایک حصہ ہے۔ اس کے اٹھارہ باب ہیں، مہا بھارت کے بھیشم پرو کے ابواب 25 تا 42 ''بھگوت گیتا'' کہلاتی ہے۔ اور بھگوت گیتا ہندوازم میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ اس کتاب میں سری کرشن ارجن کو ہدایات دے رہے ہیں، صلاح دے رہے ہیں۔ جب آپ بھگوت گیتا کے پہلے باب میں شلوک 45 اور 46 پڑھتے ہیں تو ارجن جنگ کے میدان

میں اپنے ہتھیار زمین پر رکھ کر سری کرشن سے کہتا ہے: میں جنگ کے میدان میں نہتا مرنا پسند کروں گا بہ نسبت اپنے رشتہ داروں سے لڑوں۔ یہ کہتا ہے۔ اور آپ نے پڑھی ہوگی۔ اس کے فوراً بعد باب دوم کے شلوک دو اور تین میں سری کرشن ارجن سے کہتے ہیں:

ارجن! تم اتنے بزدل کب سے بن گئے؟ تم نپنسے (بزدل) کب سے ہوگئے۔ تمہارے دل میں بزدلی کیسے آئی۔ وہ کہتے ہیں کہ چھتریا کا دھرم ہے لڑنا۔

اس کے بعد شلوک 31 تا 33 میں کہتے ہیں کہ وہ چھتریا خوش نصیب ہے جسے لڑنے کا موقع ملتا ہے۔ اگر آپ لڑیں گے تو آپ سورگ میں جائیں گے۔ نہیں لڑیں گے تو سورگ میں نہیں جائیں گے۔ کون کہتا ہے؟...... سری کرشن!!۔۔۔۔۔۔ وہ ارجن کو نصیحت کرتے ہیں۔

اگر میں یہ کہوں کہ آپ کے سری کرشن کہتے ہیں کہ رشتہ داروں کو قتل کرو تو یہ شیطانی حرکت ہے۔ اگر میں کہوں کہ آپ کے ہندو مذہب کی کتاب میں سکھایا جاتا ہے کہ رشتہ داروں کا قتل کرو، یہ شیطانی حرکت ہے۔

ایک ہندو مجھ سے کہتا ہے کہ یہ جنگ ہے حق اور باطل کے درمیان۔ میں نے کہا کہ قرآن مجید میں بھی وہی لکھا ہے۔ حق اور باطل کے درمیان۔۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ ہندو مذہب میں یہ نہیں لکھا ہے کہ رشتہ داروں کو قتل کرو۔ لیکن حق کیلئے لڑنا بھی پڑے......نو پرابلم۔ چاہے وہ آپ کے رشتے دار ہوں، چاہے وہ آپ کے والدین ہوں نو پرابلم۔ تو یہ سری کرشن، ارجن سے کہتے ہیں۔

اسلام کے ناقدین جو صحیح بخاری، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 46 کو

اُچھالتے ہیں۔ جس میں لکھا ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو بھی مجاہد جہاد کیلئے جاتا ہے اگر وہ قتل ہو جاتا ہے تو وہ جنت میں جائے گا، اگر وہ زندہ واپس لوٹتا ہے تو اسے اس دُنیا کا مال ملتا ہے۔ اکثر مخالفین جن میں ارون اشوری بھی شامل ہے اس حدیث کو نشانہ بنا کر کہتے ہیں کہ یہ کیسا مذہب ہے، لڑنے کو کہتا ہے، لڑائی میں مرجاتے ہیں تو جنت ملتی ہے، ورنہ اس دُنیا کی دولت۔

اگر آپ بھگوت گیتا باب دو شلوک 37 پڑھیں گے تو اس میں سری کرشن ارجن سے کہتا ہے:

''ارجن اٹھو اور لڑو! اگر قتل ہو جاؤ گے تو سورگ میں جاؤ گے، اگر زندہ واپس لوٹو گے تو دنیا کی دولت ملے گی''۔

ہو بہو جو صحیح بخاری شریف میں حضرت محمد ﷺ نے کہا، وہی سری کرشن، ارجن سے کہتے ہیں۔

مجھے لگتا ہے کہ ارون اشوری نے بھگوت گیتا پڑھی ہی نہیں۔ اگر پڑھی ہوتی تو اسلام کے خلاف کبھی نہ لکھتا۔

تو آپ کو صحیح جاننے کیلئے دونوں کتابوں کا مطالعہ کرنا ہوگا۔

آپ کہتے ہیں ہندوازم آیا، بدھ ازم آیا، اشوک۔۔ کیا کیا؟ لاکھوں لوگوں کو مارا۔ آپ بولتے ہیں کہ قتل ہوئے ہی نہیں !!!!!!

آپ شاید بھول گئے۔ آپ نے شاید ہندوستان کی تاریخ پڑھی نہیں۔ اگر آپ تاریخ پڑھیں گے تو علم ہوگا کہ یہاں اَب بھی لاکھوں لوگوں کا قتل ہوا ہے۔

مہابھارت میں بھی لکھا ہے اور پھر اشوکا میں بھی کہ وہ دنیا کو کیا کرتا ہے اور پھر وہ سادھو بن جاتا ہے۔ لیکن پہلے تو قتل کیا، کس نے؟؟

تو آپ دیکھیں گے کہ تاریخ میں جہاں بھی قتل ہوا، جو دازم میں بھی ہے، عیسائیت میں بھی ہے اور اسلام میں بھی ہے۔ جہاں بھی آپ دیکھتے ہیں کچھ جگہ جو جھگڑا ہوا وہ حق اور باطل کے درمیان ہوا۔ اور کئی جگہ آپ دیکھیں گے معصوم لوگوں کا قتل ہوا۔ آپ جانتے ہیں کہ مذہب کے نام پر سب سے زیادہ قتل ''کروسیڈرز'' نے کئے ہیں۔ لاکھوں لوگوں کو عیسائیت کے نام پہ قتل کیا۔

اگر آپ دیکھیں گے ایک شخص جس نے دُنیا میں سب سے زیادہ قتل کیئے۔۔کون ہے؟؟

سب سے زیادہ اِس دُنیا میں کس شخص نے قتل کیے؟

ہٹلر!!

یہودیوں کا قتل کیا!!

ساٹھ لاکھ لوگوں کا قتل کیا۔

میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ عیسائیت غلط ہے یا بائبل یہ چیز سکھلاتی ہے۔ اگر ہٹلر نے ساٹھ لاکھ یہود کا قتل کیا ہم عیسائیت کو دوش نہیں دے سکتے لیکن میں جانتا ہوں کہ عیسائیت کے نام پہ جو کچھ کیا جاتا ہے وہ درست نہیں۔ جو Holy War کہا جاتا ہے وہ صحیح نہیں۔ کروسیڈرز نے لوگوں کو جبری عیسائی بنانے کے لیئے لاکھوں لوگوں کو قتل کیا۔

تو آپ دیکھیں گے کہ ہندوستان اور اس کے علاوہ دوسری تاریخوں میں

اور ہر مذہب میں ایسی مثالیں ملتی ہیں لیکن جب حق اور باطل کا ٹکراؤ ہوتا ہے تو حق کیلئے باطل کے خلاف لڑنا ضروری ہے۔ تو جناب! یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔

آپ کا دوسرا سوال کہ کیا دہشت گردوں نے اسلام کو بدنام کیا ہے؟ اور آپ نے کہا کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں حق اور امن کو پھیلا رہے ہیں۔

آپ کسی حد تک صحیح کہتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میڈیا جنہیں دہشت گرد کہہ رہا ہے وہ کس قسم کے دہشت گرد ہیں، یہ جاننا ہمارے لئے ضروری ہے، جو لوگ غلط کام کر رہے ہیں اُن کے دِل میں دہشت پیدا کر رہے ہیں تو وہ صحیح قسم کے دہشت گرد ہیں۔ جیسے بھگت سنگھ جو دہشت گرد تھا لیکن صحیح تھا، حق پر تھا۔ اس طریقے سے اگر مسلم اپنے دُشمنوں یعنی غلط کام کرنے والوں سے حق کیلئے لڑ رہے ہیں تو صحیح ہے۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ کچھ لوگ صرف نام کیلئے لڑ رہے ہیں اور اکثر لوگ (جن میں غیر مسلم بلکہ مسلمان بھی شامل ہیں) یہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ نام کیلئے، زمین کیلئے، پیسے کیلئے اور ذاتی مفاد کیلئے لڑ رہے ہیں اسے جہاد کہتے ہیں......
......یہ غلط فہمی ہے اُن کی۔

جہاد کے معانی یہ نہیں کہ کوئی بھی مسلمان جو بھی جنگ کرتا ہے وہ جہاد کے زمرے میں آتی ہے، خواہ اس کے پیچھے مقاصد کچھ بھی ہوں۔ اُسے جہاد نہیں کہتے۔

لفظ ''جہاد'' نکلا ہے جہدہ سے یعنی کوشش سے ماخوذ ہے اور یہ اپنی خواہشات کے خلاف لڑنے کا نام بھی ہے۔ معاشرے کو سدھارنا جہاد

ہے۔ جہاد بالنفس بھی ہے۔ جنگ کے میدان میں دفاعی جنگ لڑنے کو جہاد کہا گیا ہے۔ میڈیا اس کو غلط انداز میں پھیلا رہا ہے۔ اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ صحیح معنوں میں دہشت گرد کون ہے، جو صحیح طور لوگوں کے دلوں میں خوف پیدا کر رہا ہے، جو آج کی تاریخ میں نمبر وَن دہشت گرد ہے، میری نظر میں وہ ہے جارج بش !!!!!

آپ جانتے ہیں کہ سب سے طاقتور ملک امریکہ سب سے کمزور ملک افغانستان پر بم پھینک رہا ہے، کیا یہ مردانگی ہے؟ اسے مردانگی کہتے ہیں؟ بم پھینک رہے ہیں اوپر سے، اور ہم دیکھتے ہیں کس کیلئے؟ بن لادن کیلئے!...... الزام لگاتے ہیں بن لادن پہ! ......میں بن لادن کا دوست نہیں ہوں، میں یہ نہیں کہتا کہ بن لادن اچھا ہے یا برا ہے۔ میں آج تک اس ملا بھی نہیں ہوں۔ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ وہ دہشت گرد ہے یا نہیں۔ جتنے ثبوت ہیں وہ غلط ہیں۔ افغانستان امریکہ سے ثبوت مانگتا ہے اور وہ ثبوت مشرف کو دیتا ہے۔ ثبوت دیتا ہے ٹونی بلیئر کو۔ یہ کہاں کا اِنصاف ہے؟ کیونکہ اُن کے پاس پروف ہے ہی نہیں!

لیکن بالفرض اگر مان بھی لیں بحث کے طور پہ کہ ایک شخص نے ایسا کام کیا، تو کیا اس ایک شخص کیلئے آپ سارے دیش پر بم گرا سکتے ہیں؟

ہزاروں لوگوں کا قتل کر رہے ہیں، کیا حق ہے ان کو؟

پھر عراق جاتے ہیں، ہزاروں لوگوں کو مارتے ہیں۔

میں صدام کا حامی نہیں ہوں، میں یہ نہیں کہتا کہ صدام اچھا آدمی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اس سے کافی غلطیاں ہوئی ہیں لیکن جس قدر تکلیف

میں عراقی عوام آج ہیں، اتنے صدام کے دَور میں بھی نہیں تھے۔

یہ سب کون کر رہا ہے؟؟؟؟............ جارج بش!!!!!

یہ میں نے پانچ برس پہلے بھی آسٹریلیا میں کہا تھا جب مجھ سے امریکن کونصلیٹ نے سوال پوچھا تھا کہ دُنیا کا نمبرون دہشت گرد کون ہے؟ تو میں نے کہا تھا...... جارج ڈبلیو بش!!!!

اس وقت یہ خبر شہ سرخیوں میں چھپی تھی۔

آج بہت سے لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ نمبرون دہشت گرد جارج ڈبلیو بش ہے...... امریکہ میں بھی!

امریکہ میں ایک سروے کیا گیا کہ اسامہ بن لادن، صدام حسین اور جارج بش میں سے کون سب سے بڑا دہشت گرد ہے؟...... تو لوگوں نے جارج بش کو ہی سب سے بڑا دہشت گرد ٹھہرایا۔ غیر مسلم بھی یہی کہتے ہیں کہ نمبر ون دہشت گرد جارج بش ہے۔ 78% فیصد لوگوں نے نمبرون دہشت گرد جارج بش کا نام لیا۔ یہ اُنہیں اَب پتہ چل رہا ہے، پانچ سال کے بعد۔ میں نے تو بہت پہلے کہا تھا۔

قرآن میں کسی عبادت گاہ یا خانقاہ کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں ہے اور جو لوگ ایسا کر رہے ہیں یعنی ٹیمپل، چرچ یا مسجد کو توڑتے ہیں تو وہ انسانیت کے بھی خلاف ہیں اور قرآن کے بھی خلاف ہیں۔

امید ہے سوال کا جواب ہوا۔

شیخ منظور:

اب اگلا سوال یہاں سے کوئی غیر مسلم بھائی ہوں تو کر سکتے ہیں۔

سوال: میرا نام ٹی رامیش ہے۔ میں یونائیٹڈ ایئر وے کوریئر میں کام کر رہا ہوں۔
میرا سوال یہ ہے کہ میں نے کچھ دِن قبل اخبار اور میڈیا پہ سپورٹس میں حصہ
کپڑے پہننے کے بارے میں اسلام میں ممانعت پر کچھ پڑھا اور دیکھا
ہے تو آپ کی رائے کیا ہے؟
اور میرا دوسرا سوال کہ میں آپ کے پروگرامز QTV پر دیکھتا ہوں اور وہ
اگر علاقائی (حیدر آبادی) زبان میں ہو تو بہت اچھا رہے گا۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

بھائی صاحب نے دو سوال پوچھے ہیں!
پہلا سوال کہ میڈیا میں آ رہا ہے کہ اسلام مختصر لباس پہن کر کھیل میں حصہ
لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ تو آپ کا اشارہ ثانیہ مرزا کی طرف ہے ناں؟
تو پھر ڈائریکٹ پوچھئے ناں!
میں جانتا ہوں کے ثانیہ مرزا کا تعلق حیدر آباد سے ہے۔ آپ کا سوال
ثانیہ مرزا کے بارے میں ہے۔ ثانیہ مرزا کے ایشو کو کئی ماہ تک پہلے انڈین
اور پھر فارن میڈیا نے اُچھالا۔ اخبارات میں شہ سرخیوں میں لکھا گیا کہ
اسلام ثانیہ مرزا کے خلاف ہے۔ میں نے کافی رپورٹیں پڑھیں لیکن میری
رائے یہ ہے کہ جب ایسے سوالات اُٹھتے ہیں تو ہمیں حکمت سے کام لینا
چاہیے اور میں یہ نہیں کہتا کہ فتویٰ غلط ہے، اکثر علماء نے صحیح فتویٰ دیا
ہے۔ لیکن میں یہاں وضاحت کروں گا کہ بعد میں سیاست بھی اس میں
ملوث ہو گئی اور میڈیا نے کہا کہ اسلام بین الاقوامی کھیلوں کے خلاف ہے،
سپورٹس کی ترقی کے خلاف ہے۔ ثانیہ مرزا سے پوچھا جانے لگا کہ جب یہ

لباس اسلام میں حرام ہے تو آپ کیوں ایسا لباس پہنتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔
میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ثانیہ مرزا تو لان ٹینس میں 31 نمبر پر ہے، اَب 34 ہو گیا ہے۔ آپ سب سے ٹاپ لسٹ سیرینا ولیم سے کیوں نہیں پوچھتے کہ کیا اس کا مذہب اسے ایسے کپڑے پہننے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں۔ آپ مولانا سے کیوں پوچھتے ہیں کہ اسلام میں اس کی اجازت ہے یا نہیں۔ آپ جا کے پوپ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ جیسے کپڑے سیرینا ولیم پہنتی ہیں کیا وہ عیسائیت میں جائز ہیں؟...... پوپ بالکل میری طرح سیدھا جواب دے گا کہ حرام ہے۔
ڈیٹر ونومی باب 22 کی آیت 5 میں حجاب کے بارے میں واضح لکھا ہے۔ فرسٹ متی باب نمبر 2 آیت نمبر 9 میں ہے کہ عورتوں کو اچھے اور پر تقدس کپڑے پہننے چاہئیں۔ مطلب بھڑ کیلے کپڑے نہیں پہننا چاہیے۔ ایسے کپڑے پہننے چاہئیں جو شرم و حیا کے مظہر ہوں۔ سونا نہیں پہننا چاہیے اور اچھے طریقے سے پیش آنا چاہیے۔
اور عیسائیت میں بھی مختصر کپڑے پہننا حرام ہے۔ ہر پادری اور راہب آپ کو یہی بتائے گا پھر نن یعنی راہبہ کا لباس مسلمان خاتون کی طرح ہوتا ہے۔ پورا جسم ڈھکا ہوتا ہے صرف چہرہ اور ہاتھ کلائی تک دِکھتا ہے۔ تو آپ جب کہتے ہیں کہ جو لوگ مذہبی ہیں، جو عورتیں مذہبی ہیں صرف اُنہیں ایسے کپڑے پہننا چاہئے، ہمارے مطابق ہر مسلمان عورت کو مذہبی اور اس کے مطابق لباس پہننا چاہیے، حجاب کرنا چاہیے۔
افسوس کی بات ہے کہ میڈیا نے اسے اُچھالا اور کئی سیاستدان بھی اس

معاملے میں کُود پڑے اور کہنے لگے کہ مولانا کو مذہب تک محدود رہنا چاہیے، سپورٹس میں نہیں آنا چاہیے۔ میں بھی ان سیاستدانوں سے کہوں گا کہ وہ بھی سیاست تک محدود رہیں اور مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہ کریں۔

وہ کہتے ہیں کہ مولانا ہماری سپورٹس وومن کو ترقی کرنے سے روکتے ہیں۔

کئی دیگر غیر مسلم سیاستدان کہنے لگے کہ جو کوئی ثانیہ مرزا کے خلاف ہے وہ دیش کے خلاف ہے۔ تو میں نے کہا جو کوئی بھی ثانیہ مرزا کی ڈریسنگ کا ساتھ دیتا ہے وہ وید کے خلاف ہے۔ ہندوازم کے خلاف ہے۔

ہندوازم میں بھی رگ وید جلد 10 باب 85 اور شلوک 30 میں ہے:

اور رگ وید جلد نمبر 8 باب 33 منتر 19 میں بھی لکھا ہوا ہے کہ

''براہما نے (اللہ نے) آپ کو عورت بنایا ہے، اس لئے نظریں نیچی رکھو اور اپنا سر ڈھانپو۔''

ہندو مذہب میں بھی حجاب ہے مگر ان سیاستدانوں نے اپنی مذہبی کتب کا مطالعہ کیا ہی نہیں۔

وہ جو کہتے ہیں کہ جو ثانیہ مرزا کے لباس کے خلاف ہے وہ دیش کے خلاف ہے، میں کہتا ہوں کہ جو ثانیہ مرزا کے لباس کے ساتھ ہے وہ ہندو مذہب کے خلاف ہے۔

اور میں مسلم اور ہندو سیاستدانوں سے کہوں گا کہ ٹھیک ہے کھیلوں کو روکنا نہیں چاہیے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے لان ٹینس میں خواتین پورا لباس پہن کر بیڈمنٹن کھیلتی تھیں۔ مکمل ڈھکی ہوا کرتی تھیں۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے، کپڑے کم ہوتے جا رہے ہیں۔ تو پہلے بھی تو مسلم اور غیر

مسلم خواتین بھی کھیلتی تھیں۔ فرض کیا کہ اگر کل کو بیچ والی بال (Beach Woolyball) کا میچ ہوتا ہے جس میں بکنی (مختصر لباس) پہن کر کھیلنا ہوتا ہے تو کیا آپ اپنی بیٹی کو بھیجیں گے بیچ والی بال کھیلنے کیلئے؟
کونسا ہندوستانی سیاستدان ایسا چاہے گا؟

اور میں جانتا ہوں کہ کپڑوں سے پرفارمنس میں کچھ تبدیلی ہوسکتی ہے۔ ایک فیصد یا نصف فیصد ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر خالی کپڑے پہننے سے کچھ فرق آتا ہے آدھا فیصد ایک فیصد تو ہم جانتے ہیں کہ سوئمنگ میں کم کپڑے پہنے جاتے ہیں تاکہ وہ بہتر انداز میں ہوسکے۔ اگر آپ عقل لڑائیں گے اور بغیر کپڑوں کے سوئمنگ کریں گے تو سب سے اچھی سوئمنگ ہوگی تو کیا آپ بے لباس ہوکر سوئمنگ کریں گے؟؟

اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہمیں میڈیا کی بازی کو پلٹنا چاہئے۔

جب مجھ سے کسی نے کہا کہ کیا ثانیہ مرزا ٹھیک کرتی ہے تو میں نے کہا فی الحال ثانیہ کو چھوڑو ہمارے بہت سے مسلمان کرکٹر میچوں کے دوران نماز یا نمازِ جمعہ تک نہیں پڑھتے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ کافر اور مسلم کے درمیان فرق ہی نماز کا ہے۔ ثانیہ مرزا نماز تو پڑھتی ہے، کم از کم صلوٰۃ تو پڑھتی ہے۔ الحمد اللہ۔ ہوسکتا ہے کل وہ کپڑے بھی اچھے پہننے لگے، انشاء اللہ۔ تو میں کہتا ہوں کہ مسلمان کرکٹرز ثانیہ مرزا سے زیادہ بڑا حرام کام کررہے ہیں۔ ثانیہ نماز تو پڑھ رہی ہے، اس کیلئے ہمیں اس کا ساتھ دینا چاہیے۔ اگر وہ کچھ غلطی کررہی ہے تو اس کے ساتھ حکمت سے پیش آنا چاہیے۔ اللہ اسے ہدایت دے۔ ہوسکتا ہے چند مہینے بعد، چند سال بعد

ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے گا اور وہ کپڑے بھی اچھے پہننے لگے۔
میں مانتا ہوں کہ زیادہ کپڑوں سے پرفارمنس کسی حد تک متاثر ہو سکتی ہے
لیکن جب اللہ کا ساتھ ہے تو اس میں کتنی ترقی ہو گی۔

اللہ تعالیٰ سورۃ آلِ عمران، سورۃ نمبر 3، آیت 160 میں فرماتا ہے کہ

ترجمہ: ”اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آنے والا،
اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد
کرے؟ اور مومنوں کو چاہئے کہ وہ اللہ پر بھروسہ کریں۔“

ہو سکتا ہے کچھ عرصہ کے بعد ثانیہ مرزا کو اللہ ہدایت دے اور وہ پورے لباس
میں کھیلے اور انشاء اللہ ترقی بھی کرے۔ اُمید ہے سوال کا جواب ہوا۔

اور آپ کا کہنا تھا کہ میری کیو ٹی وی پر جو تقریریں ہیں انہیں علاقائی
زبان میں ترجمہ کیا جائے۔ یہ تو اچھی بات ہے۔ میری طرف سے کوئی
بھی ممانعت نہیں ہے، جو بھی چاہے اپنی علاقائی زبان میں ڈبنگ کرسکتا
ہے، No Copyrights لیکن میں آپ کی زبان نہیں جانتا۔ آپ
کے حیدر آبادی لوگ کرنا چاہیں تو کوئی ممانعت نہیں، کوئی رکاوٹ نہیں
ہے، کوئی کاپی رائٹس نہیں، آپ یہ کام کریں، انشاء اللہ ثواب ملے گا۔

شیخ منظور:

جیسا کہ میں آپ سے کہہ رہا تھا کہ وقت کی کمی ہے اور سوال کرنے والے
زیادہ ہیں، مگر قانون کا احترام ضروری ہے لہٰذا ہم آج کی اس نشست کو
ختم کرتے ہیں۔

……☆……☆……